Digitized by Khilafat Library

معہ ضمیمہ | چہ گویم باتو گرامی چہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | وو ابینی شفا بینی غرض دار الامان بینی | پیشگی (للعہ)

جلد ۸ | ۱۱-۱۸ صفر ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴-۱۱ مارچ ۱۹۰۹ء مطابق ۲۲-۲۹ پھاگن سمت ۱۹۶۵ بکرمی | نمبر ۱۹ و ۲۰

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

"پیامِ صادق"

میرے مخدوم و محسن اپنے دل میں اشاعت اسلام کا ایک خاص جوش رکھتے ... اور مدت سے آپ کسی موقعہ کے منتظر تھے۔ اب خدا نے ان کے لئے ایک موقعہ نکالا تو آپ چل پڑے اللہ تعالےٰ اپنے صادق بندے کے ساتھ ہو۔

رپورٹ دورہ

نمبر ۱

ابتدائے سفر } ناظرین کسی گذشتہ اخبار میں بعنوان "صادق دورہ پر" اس مضمون کو پڑھ چکے ہیں اور آگاہ ہو چکے ہیں۔ کہ عاجز راقم (مفتی محمد صادق اڈیٹر بدر) اطراف میں ایک دورہ کرنے کے واسطے یکم مارچ کو سفر پر روانہ ہوگا۔ سو وہ سفر ۲۷ فروری ۱۹۰۹ء کو شروع ہوا۔ کیونکہ وہ جمعہ کا دن تھا اور میں نے خیال کیا۔ کہ بحکم آیت شریف فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون۔ (سورہ جمعہ پارہ ۲۸ رکوع ۱۳)۔ ترجمہ۔ جب نماز (جمعہ) تمام کی جاوے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالےٰ کا فضل چاہو اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو تاکہ تم مظفر و منصور ہو۔ ... ... سفر کے شروع کرنے کے واسطے یہی وقت سب سے زیادہ موزوں معلوم ہوتا ہے پس اللہ تعالےٰ کے فضل کو چاہتا ہوا میں بعد نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح اور دیگر احباب سے رخصت ہو کر اور دعا کی درخواست کر کے خدا تعالےٰ پر توکل کر کے چل پڑا۔

اغراض سفر } ایام جلسہ میں جیسا کہ بیرونی احباب سے مشورہ کیا گیا تھا۔ اور جیسا کہ کسی گذشتہ اخبار میں بھی لکھا گیا تھا۔ میرے اس سفر کی تحریک اس امر سے کی گئی ہے۔ کہ اخبار بدر کی اشاعت میں ترقی ہو۔ حضرت اقدس مرشدنا و مہدینا مسیح موعود و مہدی معہود علیہ و علی مطاعہ الصلوٰۃ والسلام بھی مجھے فرمایا کرتے تھے۔ کہ آپ اخبار کی اشاعت کیواسطے دورہ کرو۔ اور دیگر احباب نے بھی کئی بار اس کیواسطے تحریک کی۔ مگر ہر امر کیواسطے ایک وقت ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے علم میں یہی وقت تھا۔ کہ میں باہر نکل جاؤں سو اخبار کی اشاعت کی ترقی کے واسطے کوشش کرنا میرا ایک کام ہے اس کے علاوہ جہاں ضرورت ہو وعظ کرنا۔ جہاں انجمن نہ ہو وہاں اگر مناسب ہو۔ تو انجمن بنانے کی تحریک کرنا۔ جہاں انجمن بنی ہوئی ہو ان کے کاغذات اور رجسٹر دیکھ کر مناسب اصلاح کا مشورہ دینا۔ یہی میرے کام بظاہر اس سفر میں ہوں گے لیکن دراصل سب سے بڑا کام دعا کا ہے۔ لکھا ہے کہ مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے اور یہ سفر بھی بالکل ریل کا سفر نہیں۔ بلکہ غالباً ریل سے زیادہ غیر ریل کا سفر ہے۔ جہاں پیدل زیادہ تر پیادہ پا چلنا پڑے گا۔ چنانچہ آج مجھے چھٹا دن ہے اور اس حال میں وہ بدہ پھر رہا ہوں۔ میں لمبے سفر کا عادی نہیں اور ساری عمر میں یہ دوسرا موقعہ ہے۔ کہ میں نے لمبے سفر کا ارادہ کیا ہے سچ تو یہ ہے۔ کہ اگر رضائے الٰہی کے حصول کا خیال دامنگیر نہ ہوتا۔ تو میں قادیان کے دار الامن اور حضور خلیفۃ المسیح اور دیگر بزرگان دین کی حضوری اور وہاں نیچے سے اس طرح اتنے وقت کے واسطے بچشم گریاں الگ نہ ہوتا۔ پس بدر کی اصلاح تو کیا اصل میں اپنی ہی اصلاح مطلوب ہے۔

طلب دعا } اس واسطے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور مہاجرین و انصار سے میری التجا ہے کہ وہ اس عاجز مسافر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کیونکہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے سوائے میرے واسطے کوئی سہارا اور چارہ نہیں۔

پہلا مقام } میرے سفر کا پہلا مقام سیکھواں میں ہوا۔ جو کہ جماعت احمدیہ کے مخلص احباب برادران جمال الدین امام الدین خیر الدین صاحبان کے ناموں کے سبب مشہور ہے۔ میرا پہلے ارادہ نہ تھا۔ کہ اس جگہ کوئی مقام ہو۔ کیونکہ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے مگر برادران موصوف کے اصرار کے سبب میں نے اس کو منظور کیا اور میرا یہاں آنا سفر کیواسطے ایک فال نیک ہوا۔ کیونکہ ان بھائیوں کے اخلاص اور محبت کے سبب میرے اغراض سفر میں مجھے یہاں بہت سی کامیابی ہوئی ان برادران موصوف اور ان کے ساتھی منشی عبد العزیز صاحب پٹواری مقام ہذا کا اخلاص اور فی سبیل اللہ کوششوں کو میں مدت سے دیکھ رہا ہوں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے بارہا اپنی کتابوں میں ان کا ذکر بہت تعریف کے ساتھ کیا ہے بلکہ ایک دفعہ مجھے کہا تھا۔ کہ انہوں نے حضرت

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ مینجر چھپکر شایع ہوا۔ (کتبہ عاجز محمد حسین))

ابوبکر کی طرح اپنے مالون کو دین کے راہ مین وقف کیا ہے اور ضمیمہ انجام آتہم مین ان کے متعلق لکھا ہے "مین اپنی جماعت کی محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہون کہ ان مین سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میان جمال الدین اور خیر الدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤن سے قریب رہنے والے ہین وہ تینون غریب بھائی بھی جو شاید تین چار آنہ روزمزدوری کرتے ہین - سرگرمی سے ماہواری چندہ مین شریک ہین ان کے دوست میان عبد العزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے - کہ وہ باوجود قلت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گیا کہ مین چاہتا ہون کہ خدا کے راہ مین خرچ ہو جائے وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسون مین جمع کیا ہوگا مگر للہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا۔

نیک فال } نیک فال کا لینا شرعاً جائز ہے بیوی بچون کو خدا حافظ کہہ کر جب کہ مین اپنے گھر سے باہر نکلا - تو مخدومی مکرمی جناب حکیم فضل الدین صاحب مجھے دروازے پر کھڑے ملے جن کے مبارک نام سے مین نے نیک فال لی کہ یہ میرے واسطے موجب فضل دین ہوگا - خدا ایسا ہی کرے - آمین - پھر حکیم صاحب موصوف نے اور ان کے بعد برادرم مکرم اکبر شاہ خان صاحب نے بھی یہ معلوم کرکے کہ میرا پہلا مقام سیکھوان مین ہے - فرمایا - کہ یہ ایک نیک فال ہے کیونکہ اس لفظ مین سکھ کا مادہ موجود ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس سفر مین سکھ سلامتی اور صحت کے ساتھ رکھیگا اور کامیاب کریگا - اے رب تو ایسا ہی کر میرے گناہون کو بخش اور مجھے اپنی پاک رضامندیون کی راہون پر چلا - آمین ثم آمین

دعا } قادیان سے چلتے وقت بعض احباب نے خصوصیت کے ساتھ دعا کے لئے فرمایا تھا - سو مین ان کیواسطے اور سب مہاجرین کیواسطے اور دیگر بیرونی احباب کے واسطے دعا مانگنے مین مصروف ہون - حضرت خلیفۃ المسیح کے واسطے دعا کرتا ہون کیونکہ اس اہم عظیم الشان کام مین جو خدا نے ان کے سپرد کیا ہے یہی دعا ہے جس کے ذریعہ سے میرے جیسے کمزور اور عاجز بندے ان کی خدمت کر سکتے ہین اور دیگر دوستون کے لئے بھی دعا کرنے سے غافل نہین ہون - مگر راستہ مین جہان جہان سے ہو کر آ رہا ہون - بہ سبب اس کے کہ ان کے پاس تھوڑا سا قیام ہوا وہ دوست ہی بفضل الٰہی دعا کیواسطے یاد آ جاتے ہین - سیکھوان - تلونڈی - ہرسیان کیواسطے دعا کرتا ہون اور قبولیت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ مین ہے۔

سیکھوان } غرض پہلا مقام جو سیکھوان مین ہوا اس جگہ مردون اور عورتون نے جمع ہو کر وعظ سنا چونکہ پہلا ہی مقام تھا اور اس سفر مین پہلا ہی وعظ تھا اس لئے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا وعظ کیا گیا اور بیان کیا گیا کہ اگر کوئی سچے دل کے ساتھ ہر کام کے شروع مین بسم اللہ پڑھے اس کے مطابق اپنے تمام افعال اقوال حرکات سکنات خیالات کو بنائے اور اس کے سب کام رضائے الٰہی کے واسطے ہون جیسا کہ فی الحقیقت بسم اللہ کا مقصد ہے - تو یہ ایک آیت انسان کو نجات یافتہ بامراد بنا دیتی ہے - سیکھوان مین احباب مذکورہ بالا کے اخلاص کے سبب اُمید سے زیادہ اخبار بدر کے واسطے نئے خریدار بنے - ایک شخص جو سلسلہ کے حالات سے ناواقف تھے ان کو جب سمجھایا گیا تو وہ داخل جماعت احمدیہ ہوئے - بیعت کا خط لکھا ایک صاحب مہر ساون نام اس جگہ ہین ان کی ایمانی قوت کا ایک نشان قابل ذکر ہے وہ فرمانے لگے کہ کوئی چھ سال ہوئے ڈاکٹر نے مجھے کہا تھا کہ اب تمہاری آنکھ بند ہو جاوے گی - مین تب سے ہر جمعہ کو قادیان جاتا اور حضرت اقدس کا دامن اپنی آنکھ پر ملتا اس سے میری آنکھ کی قوت قائم رہی اس سے مجھے حضرت عیسےٰ کا کلام یاد آیا - جو انہون نے ایک عورت کو کہا جس نے ان سے کُرتے کا دامن چھو کر صحت پائی اور حضرت عیسیٰ نے اُسے کہا کہ تیرے ایمان نے تجھے صحت دی - حضرت عیسیٰ نے تو اسے یہ بات جتلائی - مگر حضور علیہ السلام کے کپڑون سے اس کثرت کے ساتھ لوگ ہمیشہ برکت حاصل کرتے اور فائدہ اٹھاتے تھے کہ حضور نے کبھی کسی کو نہ جتلایا تھا - خدا اس پر اس کے مطاع پر اس کی آل اولاد پر اس کی بیوی بچون پر اس کے خلفاء اور اس کے معاونین اور انصار پر ہمیشہ بے شمار رحمتین اور برکتین نازل فرما - آمین ثم آمین

انجمن سیکھوان } اس جگہ کوئی انجمن نہ تھی اس واسطے ایک باقاعدہ انجمن بنائی گئی - تاکہ چندے بآسانی وصول ہو کر باقاعدہ صدر مین پہنچتے رہین اور اس انجمن کے پریزیڈنٹ منشی عبد العزیز بنائے گئے اور سکرٹری منشی جمال الدین صاحب مقرر ہوئے اللہ تعالیٰ اس جماعت کو استقامت عطا فرماوے - آمین

مدرسہ سیکھوان } مدرسہ سیکھوان جو قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کی شاخ ہے اس کا بھی مین نے معائنہ کیا اس کے مدرس منشی غلام محمد صاحب خوب ہوشیار اور مستعد آدمی ہین اور مدرسہ اچھی حالت مین ترقی کر رہا ہے - چار جماعتین ہین اور مدرسہ کے واسطے ایک عمارت بھی بن رہی ہے جسکی دیوارین قد آدم کے قریب کھڑی ہو چکی ہین ایک رات مین سیکھوان مین رہ کر دوسرے روز تلونڈی چلا گیا - جس کا ذکر اگلے نمبر مین انشاء اللہ کیا جاویگا۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ از دہرم کوٹ

ضروری تحریک جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کئی احباب نے اپنے بچون کو مدرسہ تعلیم الاسلام مین تعلیم دلانے کے لئے بھیجنے کا وعدہ فرمایا تھا - مگر اِلّا ماشاء اللہ اس وعدہ کا ایفا اب تک نہین ہوا - چونکہ سال مین سے تین ماہ کے قریب گذر گئے ہین اس لئے سب احباب کی خدمت مین مودبانہ التماس ہے کہ وہ اپنے بچون کو بھیجکر جلد ایفائے وعدہ فرما دین ایسے بچون کا جو مدرسہ مین آنے والے ہون جلدی آنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ وہ جماعت کے ساتھ چل سکین اگر زیادہ حصہ سال کا گذرنے کے بعد آوین گے - تو پھر ممکن ہے کہ کتابون کے اختلاف کی وجہ سے اور خصوصاً عربی اور دینیات کی تعلیم بالکل نئی ہونے کی وجہ سے وہ جماعت سے پیچھے رہ جاوین یہ عرضداشت صرف وعدہ کرنیوالے احباب کی خدمت مین ہی نہین بلکہ جملہ احمدی احباب کی خدمت مین ہے کہ وہ اپنے بچون کو تعلیم کے لئے یہان بھیجین اس سے نہ صرف ایک قومی انسٹیوٹیشن کو ہی تقویت پہونچتی ہے بلکہ بچون کی تعلیم مین بھی فائدہ پہونچتا ہے - یعنے علاوہ مروجہ تعلیم کے وہ دینی تعلیم بھی حاصل کر سکتے ہین - جسکی ضرورت کو آجکل کی کل قومون نے محسوس کیا ہے - والسلام - محمد علی

مفصلہ ذیل کتابین ضرور منگوائیے

شہادت الفرقان - مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب - قیمت ۲/

معیار الصادقین - راستبازون کی پہچان کے اصول - مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت - قیمت ۳/

ظہور المسیح - اکثر مخالف کتابون کے اعتراضون کے جواباً وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیت استخلاف کی عجیب تفسیر کیگئی ہے قیمت ۴/

قرآن شریف مترجم - از شاہ رفیع الدین جسکو سامنے رکھ کر درس قرآن شریف لکھا جاتا ہے - قیمت ۸/

آئینہ صداقت - حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب - قیمت ۱/

مبادی الصرف - صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ

مکتوبات حضرت امیر المومنین درہٖ

سوال۔ مرزا صاحب کو آنجناب نے کس معیار سے صادق دریافت کیا۔ اور میں کس ذریعہ سے دریافت کر سکتا ہوں اور وہ معیار یا ذریعہ سلف کے اعتقاد کے موافق ہے یا کوئی نیا اصول ہے اور مرزا صاحب نبی ہیں یا مجدد۔ اور مثیل کس طرح پر اور مرزا صاحب نے دین اسلام کی کس قسم کی خدمت کی اور کامیاب ہوئے یا نہیں اور حج کی نسبت آنجناب کا کیا عقیدہ ہے وغیرہ وغیرہ

جواب۔ مرزا کو میں نے ان تمام ذرائع سے صادق مانا جن ذرائع سے میں نے تمام راستبازوں کو بحمد اللہ راستباز مانا ہے آپ جس ذریعہ سے کسی کو صادق مانتے ہیں اسی ذریعے سے تحقیق کر لو۔ نیز استغفار۔ لاحول۔ درود اور الحمد شریف کی کثرت کرو اور خیرات کر کے دعائیں مانگو۔ کہ الٰہی اس حق کو ظاہر فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔ تمام عقائد سلف میں جن کا بخاری میں ذکر ہے اور ابانہ و حضرۃ التجلی میں میں نے پڑھا ہے۔ یا عقیدہ طحاویہ یا نونیہ ابن قیم میں مجھ پتہ لگا ہے اس کے مطابق پایا۔ کوئی نیا اصل اسلام میں مرزا نے اضافہ نہیں کیا۔ خدمت اسلام یہ کی ہے کہ مخالفان اسلام آریہ۔ برہمو۔ نصاریٰ۔ نیچریوں اور سکھ قوم کو قطعاً ساکت کر دیا۔ اور کوئی شخص اگر اس کے اسلحہ سے کام لے۔ تو ان لوگوں کے آگے یقیناً کامیاب ہو۔

مسلمانوں میں ایک جماعت بنائی۔ جو لڑکیوں کے ورثے اپنے حق اللہ اور حق العباد کے خیال میں گونہ ممتاز ہے اور ترقی کر رہی ہے۔ حج کو ہم لوگ ضروری فرض بشرط استطاعت یقین کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ کا مطلب میں نہیں سمجھا۔

والسلام۔ نور الدین

(۲) مومن کو دنیا و دین دونوں کی ضرورت ہے۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار کی پاک دعا قرآن مجید میں ہے۔ ان زیادہ ایک طرف جھکنا یا جہل ہے یا فریب نفس یا جنون ہے۔ آپ بہت استغفار۔ لاحول۔ درود۔ سورہ فاتحہ پڑھیں۔ اور اچھے نیک لڑکوں کے ساتھ رہیں اور صحبت صلحاء ہاتھ سے نہ دیں۔

(۳) سچے مومن کو نہ اللہ تعالیٰ ذلیل کرتا ہے اور نہ اسکی امداد سے دریغ ہوتی ہے۔ ان دو آیتوں پر غور کرو۔ للہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا۔ مرزا کا معاملہ خطرناک ہے۔ مرزا الہام کا مدعی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جھوٹے مدعی الہام سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں۔ قرآن کریم میں ہے۔ ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا۔ پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ کوئی کہے کہ میں مرزا کو برا نہیں کہتا اور پھر دعوے کو نہیں مانتا۔ بہر حال ان؎ ایسے نکاح کا مجوز نہیں۔

Digitized by Khilafat Library

اکمل کا پیام ایک دوست کے نام

آ کہ یہ مال نثارِ شہِ خوباں کر دیں
مال کیا چیز ہے قربان دل و جاں کر دیں

رات کو اٹھ کے تہجد میں دعائیں مانگیں
مشکلیں راہ میں جتنی ہیں وہ آساں کر دیں

ظلمتیں ظلم کی۔ کافور سبھی ہو جائیں
نور ایماں کی جو اک شمع فروزاں کر دیں

حق کی توحید کا ہو جوش کچھ ایسا دل میں
جتنے کافر ہیں جہان میں وہ مسلماں کر دیں

لا کی تلوار سے جو بت ہیں مٹا دیں انکو
ذات اللہ کو دنیا میں نمایاں کر دیں

زلفیں بکھری ہوئیں دیکھی ہیں جو اس تیرہ روکی
آ کہ اس خوابِ پریشان کو پریشان کر دیں

صیقلِ عشق سے ہم قلب کو دیں ایسی جلا
آئینہ سازی میں ہر ایک کو حیراں کر دیں

اپنی شیریں سخنی کا یہ دکھائیں اعجاز
گالیاں دیتے ہیں جو ان کو ثنا خواں کر دیں

پھول جھڑتے ہوں دہن سے جو کبھی گویا ہوں
گویا محفل کو ہم اک صحنِ گلستاں کر دیں

خانۂ دل کو ہم اغیار سے خالی کر کے
اپنے محبوبِ طرحدار کو مہماں کر دیں

نہ رہے چور کا ڈر اور نہ رہزن کا خطر
آ کہ اپنے تئیں ہم بے سروساماں کر دیں

لے کے ہاتھوں میں اولو العزمی کا اک گرز گراں
ہم جوانمردی سے سرکوبی شیطاں کر دیں

عرش بلقیس معارف کو اڑا لائیں ہم
زندہ اعجازِ غلامانِ سلیماں کر دیں

بہتری خلق کی مقصود بنا لیں اپنا
جتنی اوقات ہے وہ وقف پئے ایماں کر دیں

کوچۂ یار میں فریاد کریں کچھ ایسی
حشر زا شور سے دشمن کو ہراساں کر دیں

سوز ہو درد ہو اشعار میں ایسا اکمل
پیارے محمود کو بھی آج غزلخواں کر دیں

سرودِ محمود

قصۂ ہجر و فا ہوش میں آلوں تو کہوں
بات لمبی ہے سر پیر جو پالوں تو کہوں

عشق میں اک گلِ نازک کے ہوا ہوں مجنوں
دھجیاں جامۂ تن کی میں اڑا لوں تو کہوں

حالِ دل کہنے نہیں دیتی یہ بیتابیٔ دل
آ دو سینہ سے تمہیں اپنے لگا لوں تو کہوں

حال یوں ان سے کہوں جس سے وہ بیخود ہو جائیں
کوئی چبھتی ہوئی میں بات بنا لوں تو کہوں

شرم آتی ہے یہ کہنے کہ نہیں ملتا تو
تیری تصویر کو میں دل سے مٹا لوں تو کہوں

وہ مزا ہے غمِ دلبر میں کہ کہتا ہوں میں
رنج فرقت کوئی دن اور اٹھا لوں تو کہوں

رازداں اسکی شکایت ہو اسی کے آگے
اسکی تصویر کو آنکھوں سے ہٹا لوں تو کہوں

سخت ڈرتا ہوں میں اظہار محبت کرتے
پہلے اس شوخ سے میں عہد وفا لوں تو کہوں

وہ خفا ہیں کہ بلا پوچھے چلا آیا کیوں
یاں ہے یہ فکر کوئی بات بنا لوں تو کہوں

تیرے یوسف کا بھی خوب پتہ ہے اے دل
کوئی دن اور کوئیں تجھ کو جھکا لوں تو کہوں

دل نہیں ہے یہ تو بس وہن افعی ہے
دل کو اس زلف سیہ سے جو چھڑا لوں تو کہوں

چہرہ دکھلائے مجھے صدقہ میں ان آنکھوں کے
دامن ان کا کبھی آنکھوں سے لگا لوں تو کہوں

جان جائیگی پہ چھوٹیگا نہ دامن تیرا
پتے تلسی کے میں دو چار چبا لوں؎ تو کہوں

یا الٰہی تیری الفت میں ہوا ہوں مجنوں
خواب میں ہی کبھی اس کو جو میں پالوں تو کہوں

؎ راجپوتوں کی قسم

؎ سوال یہ تھا کہ غیر احمدی جو حضرت اقدس کو برا نہ کہے۔

ایڈیٹوریل

کیا سلطان المعظم ہمارے خلیفہ ہیں

حکیم ابوالبرکات محمد عبد الرؤف صاحب داناپوری نے قریباً ساٹھ صفحہ کا ایک عمدہ ڈمشی چکنے کاغذ پر خوشخط چھپا ہوا آٹھ آنے کا رسالہ چھپوایا ہے۔ جسمین آپکی وہ تقریر درج ہے جو انہون عطائے ترکی پارلیمنٹ کے موقع پر تاجران چرسہ کلکتہ کے عظیم الشان جلسہ مین کی۔

آپنے ایام جاہلیت سے اس قصے کو شروع کیا کہ کس طرح ایک بادشاہ قادر مطلق ہوتا تھا اور اپنی معمولی سی خوشی یا دوا کے لئے ہزار ہا آدمیون کی گردن مار دیتا تھا اور کیونکر اپنی رعایا پر حد سے بڑہے ہوئے اختیار رکھتا تھا چنانچہ کلیب بن لبید نے حکم دے رکھا تھا۔ کہ جہان تک میرے کتے کی آواز رات کو پہونچتی ہے کوئی شخص بلا اجازت رستہ نہ چلے

روم میں جمہوری سلطنت تہی مگر ان کے امراء کے مشاغل سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ کہان تک انصاف و رحم سے کام لیتے تھے کیونکہ آدمی اور شیر کو چھیڑ کر تماشا دیکھتے تھے کہ کیونکر شیر آدمی کو چیرتا ہے یہی حال ایرانیون کی سلطنت کا تہا جہان کیومرث کے بعد ہوشنگ کیوقت تک پونے دو سو برس تک کوئی حکمران ہی نہین ہو سکا۔ فراعنہ مصر بہی ایسے تھے خصوصاً وہ فرعون جس کا مقابلہ حضرت موسےٰ سے تہا اس کی خودمختاری اسی سے عیان ہے۔ کہ الیس لی ملک مصر کی آواز دے کر انا ربکم الاعلی کا ادعا کرتا تہا۔ یہ تو پہلے زمانے کی باتین ہین۔ تبت کا لامہ ابھی تک خدا سمجھا جاتا ہے ابہی تہوڑے ہی دن ہوئے۔ شہنشاہ جاپان بہی ایسا ہی سمجھا جاتا تہا۔ روس مین جو کچھ ہوتا رہا ہے وہ کسی سے مخفی نہین۔ لیکن آخر اسلام نے اسکی اصلاح کی۔ بحکم امرہم شوریٰ بینہم اور شاورہم فی الامر مجلس شوریٰ کی بنیاد ڈالی اور اس کے مقدس نبی نے صاف فرمادیا۔ کہ اذا امرتکم بشئ من رائی فانما انا بشر۔ چنانچہ مہمات امور مین اکابر صحابہ سے ضرور مشورہ فرمالیا کرتے تہو۔

یہ محض اسلام ہی کا خاصہ ہے کہ وہ بادشاہ کیلئے شوریٰ کو ضروری قرار دیتا ہے یہان تک کہ ایک برگزیدہ نبی کو بہی اس سے مستغنی نہین سمجھا جاتا اور مستثنےٰ نہین کیا چنانچہ اسی ارشاد کی ماتحت خلفاء راشدین کا یہی دستور العمل رہا مسلمانون مین حریت کا یہان تک لحاظ تہا۔ کہ باوجودیکہ یزید ایک با اختیار بادشاہ تہا مگر جب مسلمانون نے دیکھا کہ وہ اس قابل نہین۔ تو عبد اللہ بن زبیر کو اپنا حاکم سمجھ لیا۔ (اور امام حسین رضی اللہ عنہ نے جو کچھ اس وقت ایک مثال قائم کی۔ وہ تو سب کو معلوم ہے) پھر یہ دستور بنی امیہ کی شخصی سلطنتون مین بہی اپنا رنگ دکہاتا رہا اور صرف عرب و عجم مین نہین بلکہ ہندین بہی ہم اکبر کے نورتن وغیرہ دیکھتے ہین۔ پس سلطان المعظم اپنی قوم کو کیون پارلیمنٹ نہ دیتے اور پہر یہ پارلیمنٹ اس طریق سے عطا کی۔ کہ یوروپ کی دوسری سلطنتون کے مقابل مین بہت ہی سستی پڑی ہے

اس کے بعد آپنے حجاز ریلوے کے فوائد اور اس کے سٹیشنون کی مقدس مقامات سے وابستگی دکہلاتے ہوئے یہ بحث شروع کردی کہ سلطان سے ہمین کیا تعلق ہے اس مین تو کچھ شک نہین کہ انما المومنون اخوۃ اور المومنون کرجل واحد کے اصل کے مطابق ترک ہمارے بہائی ہین اور مقدس مقامات کے محافظ ہونے کی وجہ سے واجب التعظیم ہین مگر اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ وہ خلیفۃ المسلمین ہین میری سمجھ مین نہین آیا۔ یہ تو صحیح ہے۔ کہ اسلام مین ایک امام کا ہونا ضروری ہے کیونکہ ارشاد نبوی ہے من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاہلیۃ۔ اور وہ امام ہونا بہی ایک ہی چاہیئے کیونکہ اس طرح وحدت قائم نہین رہ سکتی۔ لیکن یہ کہنا کہ وہ امام سلطان المعظم ہے کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ جبکہ ان کی امامت کا کوئی ثبوت ہمارے پاس موجود نہین۔ پولیٹیکل تعلقات کے لحاظ سے تو ہم الحمد للہ سرکار انگریزی کی ماتحت ہین۔ جس کے عہد معدلت مہد مین تمام برٹش ایمپائر کے ماتحت تمام مسلمان شہادت دے سکتے ہین کہ نہائت ہی امن و آرام پایا ہے خصوصاً سلسلہ احمدیہ کے افراد کا ہر موئے تن زبان بن کر اپنی محسن گورنمنٹ کا شکریہ ادا کر رہا ہے کیونکہ ہمارے لئے کسی اسلامی سلطنت مین امن سے رہنا تو درکنار نظیر موجودہ طرز عمل مسلمانان یہ کہنا بہی غلط نہین کہ زندہ رہنا دشوار تہا۔ پس ہم اپنے دنیوی مقاصد کو سلطان المعظم کی گورنمنٹ سے وابستہ نہین کہہ سکتے باقی رہا دین سو وہ جو خود کسی کا مقلد ہے وہ کسی کا کیا امام بنیگا امام وہی ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف سے مامور ہو اور موید من اللہ ہو اور سلطان المعظم کو اس کا دعوےٰ نہین۔ پس وہ ہمارے دینی پیشوا کس طرح قرار دئے جا سکتے ہین۔ اسلام قبر پرست نہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ کے مجاور یا محافظ کو ہم اپنا پیر قرار دے لین۔ ہم تو اس کو اپنا مرشد تسلیم کرینگے۔ جو یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ کی شان رکھتا ہو۔ ہم اپنا مکرم بہائی عبد الرؤف کو مژدہ دیتے ہین کہ ایسا امام آچکا ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی آیات ہمین پڑھکر سنائین کوئی ہفتہ خالی نہین جاتا تہا کہ ہم اللہ کا نشان نہ دیکھ لیتے تھے اس نے ہمین قرآن مجید اور اس کے احکام کی حکمتین سکھائین اور خود نمونہ بن کر دکھایا کہ سچا مسلمان کون ہوتا ہے اس نے تمام مختلف مسائل کو اپنے قول و فعل سے صاف کر دیا اس نے چار لاکھ آدمی کا تزکیہ نفوس کر کے ایک ممتاز جماعت بنا دی جو اپنے نیک نمونہ کی وجہ سے شہداء اللہ فی الارض بنی پس اہم ہندیون کا ملکی پیشوا تو قیصر معظم بالقابہ ہے جیسے کہ روئے زمین کے اور مسلمانون کے لئے اپنا اپنا حاکم۔ اور دینی پیشوا سلطان القلم مسیح العرب والعجم میرزا غلام احمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے جسکے پاس امامت کی سند بارگاہ خداوندی کی لکھی ہوئی موجود تہی اور جو قرآن کریم کی آیات اور نبی رحیم کی احادیث کے مطابق تمام جہان کے لوگون اور ساری دنیا کے مسلمانون کا مفترض الطاعۃ سردار و پیشوا تہا۔ بعض اعتراضون سے بچنے کے لئے آپ سلطان المعظم کو خلیفہ نہین سردار و پیشوا قرار دیتے ہین۔ مگر مین پوچھتا ہون کس بات مین؟ نہ ہمارا ملکی تعلق ان سے وابستہ اور نہ وابستگی مفید اور نہ دینی امامت کی ان مین صلاحیت و قابلیت موجود پس خواہ مخواہ کیون ہندی مسلمانون کی طبائع کو متفرق اور شاہ شطرنج کی مثال کو تازہ کیا جاتا ہے۔

الشعراء تلامیذ الرحمان

مولوی ذکاء اللہ صاحب مشہور انشاء پرداز نے ایک مضمون لکہا ہے جس کا کچھ اقتباس مین متفرق مقامات سے دیتا ہون۔ تا وہ لوگ جو ہر ایک شاعر کو یکسان بیکار اور نکما۔ بزدل اور منافق اور قوم کی کشتی کو بحر تنزل مین غرق کرنیوالا سمجھتے ہین۔ اپنی رائے پر نظر ثانی کر سکین وہ غور کرین کہ شاعر نہ صرف فی حد ذاتہ ایک قیمتی وجود ہے بلکہ وہ یقیناً مرتبہ اور مبارزے سے بہی پبلک کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

(۱) نہائت قابل قدر کے سچی خدمات قومی بہ نسبت مبارز و مدبر کے شاعر بجالاتا ہے۔ شاعر سے مراد میری تک باندہنے والے اور قافیہ سنج و سخن ساز سے نہین ہے بلکہ اس شخص سے مراد ہے جو صداقت و حسانت کی پیغمبری نہائت شوق سے کرتا ہے ایسا شاعر انسان کی روح سے باتین کرتا ہے وہ اس کو کمینہ جذبات ذلیل اور رذیل حرکات سے جدا کرتا ہے نفاست پاکیزگی نیکی کے ساتھ وصل دیتا ہے وہ روح کی درماندگی اور تشنگی کو حسن و جمال کے ابدی چشمہ سے فرو کرتا ہے روح غیر فانی کے کان مین شاعر یہ صدا پہونچاتا رہتا ہے کہ دنیا ہماری دار القرار نہین ہے یہان سے

جانا ضرور ہوگا جہاں یہ صدا رُوح کے کان میں آئی موقوف ہوئی وہ آثار رسان دنیاوی کاموں میں حرص و ہوس میں پھنس کر احمق اور عقل سے خارج ہوئی۔ شاعر ہمیشہ یاد دلاتا رہتا ہے۔ کہ ہمارے لئے ایک مقام بلند ہے۔ جس تک پہونچنے کے لئے راہ وہ بتاتا ہے۔ ہماری زندگی تین طرح کی ہے ایک جسمانی دوسری عقلی تیسری اخلاقی ان تینوں میں آخری حیات جاودانی ہے۔ باقی فانی ہیں۔ مبارز۔ جسمانی حیات کے حصہ کا کام۔ مدبّر عقلی حیات کے حصہ کا کام۔ شاعر اخلاقی حیات کے حصہ کا کام جو جاودانی ہے کرتا رہتا ہے اسی وجہ سے ان تینوں میں شاعر کو بہتر و برتر جانتا ہوں۔

(۲) یہ سوال بھی بڑے طمطراق سے پیش کیا جاتا ہے کہ شاعر اوباش رند مشرب۔ دہریے انسان سے متنفر نہیں ہوتے ہیں اسکے جواب میں کہوں گا کہ ہاں بے شک ہوتے ہیں مگر اس کے ساتھ یہ سوال پوچھوں گا۔ کہ کیا مبارز وحشی درندے اور مدبر احمق نہیں ہوتے۔ میرا دوست اس سبب سے بڑے مغالطہ میں پڑا کہ اس نے شاعر کا برا نمونہ لیا اور اس پر اپنی رائے کا حکم لگایا ہم کو چاہیئے کہ بزرگ مبارز۔ دانشور مدبر۔ سچے شاعر کے درمیان فیصلہ کریں نہ یہ کہ ان میں سے کسی ایک کا برا نمونہ لیکر اس پر مباحثہ کریں۔

اب میں تینوں کا اعلیٰ نمونہ لیکر اپنی رائے کا حکم یہ لگاتا ہوں کہ مبارز۔ مدبّر کی بہ نسبت شاعر کی دارالسلطنت روح ہے جیسے جسم و دماغ پر روح کو برتری ہے ایسے ہی مبارز و مدبر پر شاعر کو بالاتری ہے۔ مبارز اپنے قانون کو خون سے لکھتا ہے۔ مدبر اپنے قانون کو قرطاس پر تحریر کرتا ہے۔ شاعر اپنے قانون عالمگیر کو انسان کے دل پر نقش کالحجر بناتا ہے۔ جب تک رُوح کو بقا ہے شاعر کے قانون کو فنا نہیں۔ اس کے کل قوانین حسانت و مودت کے ہوتے ہیں۔ مبارز کا قانون اس کے ساتھ رخصت ہوتا ہے جس روز سے اس نے کام کیا تھا وہ پراگندہ و معدوم و فراموش ہو جاتا ہے۔ مدبر کا قانون اس قرطاس کے ساتھ فنا ہوتا ہے جس پر اس نے لکھا تھا۔ ایک قانون دوسرے قانون کو ہمیشہ منسوخ کرتا رہتا ہے وہ ایک دوسرے کے آگے پیچھے سمندر کی لہروں کی طرح آتے جاتے رہتے ہیں مگر شاعر کے قانون کو فنا نہیں وہ جب تک باقی رہیگا اس کا زمان باقی رہے گا۔ سکندر کے کام اب کہاں ہیں کہیں ان کا پتہ نہیں لگتا۔ سولن کے قوانین اب کہاں ہیں کہاں جاری ہیں کون ان پر عمل کرتا رہتا ہے۔ مگر ہومر شاعر کی کتاب اب تک ایسی زندہ نو عمر ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کل ہی تصنیف ہوئی ہے۔ سکندر و سولن کا نام فراموش ہو جائیگا مگر ہومر بھولکر کبھی یاد سے نہیں جائیگا۔

(۳) شاعر دونوں مبارز و مدبر سے برتر ہے اس لئے کہ شاعر کامل کی خصلت میں مبارز و مدبّر کی خصلتیں دونوں شامل ہیں مملکت جسموں و دماغوں سے منتظم نہیں ہوتی وہ اہل ملک کی روحوں کی آزادی سے مقوم ہوتی ہے۔ روح کے لئے قانون بنانے کا کام عمدہ طور سے شاعر ہی انجام دیتا ہے۔ بھلا کوئی فرشتہ قوانین روحانی کا ایسا پیش تو کرے جیسا کہ شعرا کا کلام روبرو کرتا ہے۔ کون سے قوانین ایسے ہیں کہ ان میں پند دل بند و دل پسند تازہ و پاکیزہ ایسی ہوں جیسی رومی و ثنائی کے کلام میں ان کے کلام میں وہ سب باتیں جمع ہیں۔ جو مجلس عقل کی شمع ہیں۔ وہ روح کے لئے غذا ہیں۔ دل مجروح کی دوا ہیں۔ عاقل اس کو قوت جان جانتے ہیں۔ عارف ان کو اپنی روان بہتر مانتے ہیں۔ کیا ہم نہیں جانتے کہ شعرا کے اشعار و رجز نے میدان جنگ میں مردوں کو اس طرح لڑایا جس طرح کوئی جوانمرد مبارز لڑاتا ہے۔ کون اس میں شک کرتا ہے کہ شاعر کا دل مبارز کا دل نہ تھا۔ کون اس کو یقین نہیں کرتا کہ لشکروں کو ایسے حال میں کہ اس میں رمق جان باقی تھی۔ اور نبضیں چھوٹ رہی ہیں کہ کلام شعرا نے ان کے دلوں میں وہ برقی اثر کیا کہ وہ بالکل تازہ و توانا ہو کر اپنی آزادی کے اپنے حقوق کے لئے ہنگامہ آرا ہوئے اور رزم و پیکار کے درپے شاعر اس کے سوا ایک اور معنی کر بھی مبارز ہے کہ وہ بدی کے دیو سے جو انسان کا سخت دشمن جان ہے ہمیشہ لڑتا ہے۔ یہ دیو طرح طرح کے بھیس بدل کر اسکے سامنے آتا ہے کبھی دروغ کے لباس میں۔ کبھی تظلم و ستم و جور و جفا کے روپ میں کبھی توہمات باطلہ۔ ریا۔ خود غرضی کی پوشاک میں۔ خواہ وہ کسی بھیس میں آئے۔ شاعر اس کے زیر کرنے میں اپنی سعی کو متواتر کام میں لاتا ہے اور کبھی اس سے باز نہیں رہتا اسکی زندگی ایک جنگ ہے۔ جو ہمیشہ اس دیو کے ساتھ رہتی ہے وہ ہمہ تن اس میں ساعی رہتا ہے اور کبھی اس فکر سے خالی نہیں ہوتا کہ نیکی کی سلطنت و سطوت کو دنیا میں قائم کردوں۔ وہ اس جنگ میں جو اپنی سرگرمی اور گرم جوشی دکھاتا ہے۔ اس کے آگے مبارز کی گرم جوشی میدان جنگ میں . . . ہیچ ہے۔ وہ مُقدّس علم کے نیچے کھڑا رہتا ہے۔ غم و الم سہتا ہے موت کا سامنا کرتا ہے بیشک و شبہ شاعر مبارز ہوتا ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ آج تک کسی مقرر نے زبان سے یہ نہیں ارشاد فرمایا کہ . . . . خود مبارز و مدبر دونوں اپنے سے برتر شاعر کو مانتے ہیں۔

(۴) سب سے زیادہ شاعر کی خصلت اشرف و افضل ہے جیسا کہ بقا کو فنا پر شرف حاصل ہے ایسا ہی شاعر کو مبارز پر شرف حاصل ہے جیسے کہ دانشوری سے حسن خلق افضل ہے ایسا ہی مدبر سے شاعر افضل ہے۔ مبارز جو نیک کام کرتا ہے اس کا میلان اسی طرف ہوتا ہے کہ برائی آخر کار اس سے پیدا ہو مبارز حب جاہ اور شان و شکوہ کی نمود کے لئے نیک کام کرتا ہے اس لئے وہ اپنی اغراض نفسانی پر مبنی ہوتا ہے مدبر جب نیک کام کی پیروی میں سرزنی کرتا ہے کہ ضرورت اس کی داعی ہوتی ہے اس لئے وہ بھی خود غرضی سے خالی نہیں ہوتی۔ مگر شاعر راستی پرست ہوتا ہے۔ وہ نیک کام فقط راستی ہی کی خاطر سے کرتا ہے جب تک ہوا نفسانی و غرض پرستی سے اپنے تئیں پاک نہیں کرتا وہ کامل شاعر ہی نہیں ہوتا۔

(۵) اپنے بیان کی تصدیق نفس الامری صورت میں گذارش کرتا ہوں۔ میں انگلستان کی تاریخ میں سے بہت بڑا جنگباز مبارز اور حکیم مدبر۔ شاعر انتخاب کرتا ہوں۔ کروم ویل کو شجاع کامل۔ بیکن کو حکیم و مدبر کامل۔ شیکسپیئر کو شاعر کامل تمثیل کے لئے لیتا ہوں۔ ان تینوں کاملین کا زمانہ قریب قریب تھا۔ زمانہ کا اثر ان سب پر یکساں تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ کروم ویل نے اپنے ملک کے لئے کیا کیا۔ بے شک اس نے انگلستان کی پولٹیکل عظمت کو معراج پر پہونچایا۔ دشمنوں کو پامال کیا۔ ملک کے انتظام سے جو لوگ ناراض تھے ان کے دلوں میں دہشت اور ہیبت بٹھائی۔ انگلستان کی بڑی سلطنت و سطوت اول اول اسی نے ایسی حاصل کی کہ جو اس زمانہ سے اس زمانہ تک ساری دنیا پر سبقت لیجاتی ہے اب ہم کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس نے جو قاعدہ مطلق العنانی و خودسری کا بنایا اس سے کیا آگے پیش آیا اس سے سپاہیانہ خودسری اوباشی۔ لامذہبی۔ غلامی اخلاق میں پیدا ہوئی اگر کروم ویل کے قدموں کے تلے اہل انگلستان نہ روندے گئے ہوتے۔ تو چارلس دوم کبھی انگلستان کو بد اخلاق نہ بنا سکتا ایسے ہی مآل اور فتحمندوں کی فتح کے لئے بھی ہوتے ہیں ہر ملک کی تاریخ میں اس کی مثالیں موجود ہیں جس کا جی چاہے انہیں پڑھ لے جس سرزمین کو مبارز اپنے آہنی قدم سے الٹ پلٹ کرتا ہے وہاں زہریلی وبا پیدا کرنے والے درخت ایسے ہوتے ہیں کہ اپنے گرد کی ساری ہوا کو مسموم کر دیتے ہیں اور معصیت و عصیاں کے پھل لاتے ہیں۔ پس یہ کامل شجاع کے کام کی کیفیت ہے۔ اب مدبر پر متوجہ ہوجئے۔

Digitized by Khilafat Library

کہ وہ کیا کرتا ہے میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ انگلستان میں کوئی صاحب فراست و کیاست مرد فرزانہ بیکن کی برابر نہیں پیدا ہوا اس نے وہ فلسفہ قائم کیا جو اچھی طرح مطالعہ اور سمجھی طرح سمجھا جائے تو نہائت عمدہ صفات رکھتا ہے۔ مگر اس نے اہل انگلستان کے لئے کیا کیا۔ اول تو حضرت بیکن خود ہی ایک نہائت رذیل اور کمینہ خصلت کے نمونہ تھے ان کے فلسفہ نے سارے یورپ کی تصنیفات کو مشتبہ بنایا۔ اگرچہ اس نے کفر کو نہیں پھیلایا۔ مگر تاریکی کو ضرور پھیلایا۔ اسی نے ہیوم کو بے اعتقاد بنایا اور اس کے کفر آمیز مسائل کو رواج دیا آخر صدی میں اسی کے فلسفہ نے اس مسئلہ کو شائع کر رکھا ہے کہ آدمی نیک و بد کام فقط اپنی ذاتی سود و بہبود کے لئے کرتا ہے۔ میں نہ بیکن کے ذمہ الزام لگاتا ہوں نہ اس کے فلسفہ پر تیرا بھیجتا ہوں بلکہ میری غرض اس بیان سے یہ ہے کہ نری عقلی تعلیم بے فائدہ و بے کار و مضر ہوتی ہے وہ دماغ کو ایسا پُر کر دیتی ہے کہ جس سے دل بے حس ہو جاتا ہے آدمی دانشمند بغیر نیک ہونے کے ہو جاتا ہے۔

اب شیکسپیئر کی ذات سے جو فائدے ہوئے انہیں خیال کیجئے۔ کہ محبت قومی و حب الوطنی۔ ملک کی بہی خواہی انسان کی خیرخواہی۔ فیاضی۔ اعلے درجہ کے فلسفیانہ خیالات۔ اس دار الفنا سے ہزاروں درجہ دار البقا کا اچھا جاننا اس کے لئے سامان تیار کرنا یہ سب باتیں اس نے سکھائیں۔ سیاستدان ایک آدمی کو دوسرے آدمی سے وابستہ لفظ حکم یوں کرتا ہے جس میں ایک حکومت پائی جاتی ہے۔ مدبر ایک آدمی کو دوسرے آدمی کے ساتھ پیوستہ ان کی باہمی تعلقات و اغراض کے سبب سے کرتا ہے۔ شاعر رشتہ مند محبت و ہمدردی برادری کے سبب سے کرتا ہے جسکو نہ حکومت نہ طاقت توڑ سکتی ہے اب تم عنائت فرما کر ان تینوں کو مع دیل۔ بیکن شیکسپیئر کو پہلو بہ پہلو بٹھا کے دیکھو اور ان میں انتخاب کر لو۔ تو جو سوال معرض مباحثہ میں ہے۔ اس کا جواب خود بخود تمہارے ذہن میں آجاویگا۔ پھر اور کوئی ایسا شبہ باقی نہ رہیگا۔ کہ جس کے سبب سے اس بات میں تامل ہو کہ مبارز و مدبر کو ایک زمانہ پیدا کرتا ہے اور جب وہ زمانہ خود فنا ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ وہ بھی فنا ہو جاتے ہیں۔ مگر شاعر اپنے کلام کے اثروں کو دنیا کے دلوں پر وہ چھاتے ہیں کہ جب تک دنیا میں انسان کا دل فنا ہو کر زمانہ کی قبر میں دفن نہیں ہوگا وہ استمرار کے ساتھ سلامت و قائم رہیں گے۔ مصرعہ

شکر ارباب سخن باقیست تا عالم بجاست

کیا شادی خانہ بربادی ہے؟

”خاتون عصمت نے ایک نہائت ضروری مضمون کیطرف توجہ دلائی ہے جو دلاتسکو ہن ضرارًا اور وعاشروہن بالمعروف کی تفسیر ہے واقعی ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کے متعلق مقدور بھر کوشش کریں اور ہم میں جو کمزوری ہے اسکی اصلاح کریں مضمون کا طرز تحریر بعض مقامات پر افراط کا پہلو لئے ہوئے کہا جا سکتا ہے مگر جو مظلوم ہو میرے خیال میں اسے کچھ کہہ لینے کا حق حاصل ہے“ (اڈیٹر)

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں رُلائے کیوں

حضرات ناظرین ہاں میرے معزز بھائی انہیں یہ سن کر یعنی میرا قائم کردہ اوپر کا عنوان مضمون پڑھ کر نہائت متعجب ہوں گے کہ لوگ خانہ آبادی کہا کرتے ہیں۔ مگر عجب کہ اس نئے زمانہ میں جہاں ا۔ زمین نے ڈاپنے مخفی خزانے اُگلے کہیں یہ مخفی نام شادی کا بھی تو نہیں اگل دیا ہے مگر نہیں صاحبو! اس نادر زمانہ میں بعض واقعات کے لحاظ سے یہ بات سچ ہے کہ شادی خانہ آبادی نہیں بلکہ خانہ بربادی ہے افسوس کہ وہ خدا کا برگزیدہ غمگسار بنی نوع انسان بالخصوص ہمدرد نسوان مسیح الزمان علیہ الرضوان ہماری بدقسمتی سے خدا تعالیٰ کی خاص حکمتوں کے ماتحت دنیا میں تھوڑی مدت رہا ورنہ امید تھی کہ ان حق تلفیوں کا بالکل انسداد ہو جاتا اور اسلام کا چہرہ جو قسم قسم کی خود غرضیوں اور ملکی و قوم کی رسموں اور عادتوں کے پردوں میں چھپا ہوا ہے جلد نظر آجاتا۔ میرا یہ مطلب نہ سمجھا جاوے کہ ہم احمدیوں میں خصوصیت سے کوئی نقص ہے اور ان میں معاذ اللہ حضرت صاحب کے بعد اسلام کے حقوق کی پوری پوری نگرانی نہیں ہوتی بلکہ عام لوگوں کی حالت کو زیر نظر رکھ کر یہ مضمون لکھتی ہوں اور نہائت زور سے اپنے اہل قلم بزرگوں سے اپیل کرتی ہوں کہ وہ اگر حقوق نسوان کے زیادہ حامی نہیں تو کم از کم مردوں کے مظالم سے تو عورتوں کو نجات بخشیں۔ کیونکہ ہماری تمام آسائشیں اور راحتیں آپ ہی کی مہربانیوں سے وابستہ ہیں اگر آپ لوگ ہمارے ہمدرد نہیں۔ تو یہ طبقہ دُنیا تو ہمارے لئے نمونہ دوزخ بن رہا ہے جسکی چند ایک مثالیں مفصلہ ذیل بیان کرتی ہوں۔ پہلے دن ہی اس لڑکی کی قسمت جل جاتی ہے جو ماں کے دل کا سرور اور باپ کی

آنکھوں کا نور بن کر پہلے ۱۴ - ۱۵ سال گذارتی ہے اور بدقسمتی سے کسی ناخدا ترس انسان کے پلّے باندھ دی جاتی ہے اور اسکے گھر اس کی بات بات پر اعتراض اور اس کے ہر فعل پر نظر رکھی جاتی ہے اور بیگانوں کی طرح ہر حرکت و سکون و فعل میں جو جو سلوک اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ بخدا اگر اس رائی رائی کھینچ کریں۔ تو دکھوں اور دردوں کا ایک طومار بندھ جاوے۔ مگر اس چار حرف کی بندھی ہوئی کے مونہہ سے اُف تک نکل جاوے تو وہ قابل ملامت۔ لائق سرزنش۔ ٹھہرتی ہے اور گستاخ اور بے ادب کہلاتی ہے۔ پھر یہاں تک ہی بس نہیں بلکہ ایک ایک کی جدی جدی خوشامد اس کے خاص فرائض میں داخل ہے۔ گویا کہ وہ سب کی زرخرید لونڈی ہے باوجود اس کے وہ صابرہ راضی برضا مولا۔ ع

مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آسان ہو گئیں۔

کا وظیفہ پڑھتی۔ اپنے خالق کا خوف کر کے گذار دیتی ہے۔ مگر افسوس کہ وہ صاحب جن کے پیچھے یہ سب کچھ گوارا کرنا پڑتا ہے۔ کسی اپنے ہی غرور میں مست رہتے ہیں اور اسے پاؤں کی جوتی (عورتوں کو بعض مرد پاؤں کا جوتا جانتے ہیں) اور ناقص العقل جان کر دل سے دور کر دیتے ہیں۔ سچ ہے کہ وہ برسوں جہاں جگہ ملے خراب ہوتی پھرے۔ حضرت کو کوئی خبر ہی نہیں نہ پرواہ بلکہ اگر کوئی چار پیسہ والا ہو تو جھٹ ایک اور پاپوش (عورت) لے لی اور جب دل چاہا چل اُتار پھینکی۔ اب یہ بیچاری اپنی دانست میں اگرچہ کیسی شریف اور نیکوکار ہو۔ بس خواہ مخواہ ہی اسے الزام دیں گے۔ پھر نہ ہی خرچ دیتے ہیں نہ طلاق۔ اگرچہ تمام عمر پڑی سڑتی رہے۔ خدا کی قسم یہ بری حق تلفی اور خوفناک ظلم ہے۔ حالانکہ فرقان حمید میں کئی جگہ عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت کا حکم ہے اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجودیکہ آپ کو حضرت صدیقہ عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے ایک خاص محبت تھی۔ یہ تو نہیں کیا کہ خرچ میں مکان میں کپڑوں میں حسن معاشرت میں غرض کسی بات میں بھی اور امہات المومنین سے ترجیح دی ہو۔ بلکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ عورتوں سے رحم کا برتاؤ کیا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ کہ ایک شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی بیٹی لایا۔ کہ یا حضرت یہ شادی نہیں کرتی۔ حضرت نے اس سے پوچھا کہ کیوں کیا وجہ لڑکی بولی یا رسول اللہ۔ خاوند کے حقوق بہت ہیں اور میں اپنے میں یہ قابلیت نہیں پاتی۔ کہ اسے راضی رکھ سکوں۔ خدا کی قسم بیاہ نہ کروں گی۔ فرمایا۔ چھوڑ دو اس کو اپنے حال میں رہنے دو۔ سو یہ اس لئے کہ اگر شادی برباد کرنیوالی ہو۔ تو پھر شادی ہی کیوں کریں۔ ایک اچھے خاندان کی ...

شریعت خاتون کو میں جانتی ہوں جو تیس برس سے میکے ہے۔ حالانکہ اس کا ایک دس سالہ بیٹا بھی ہے جو میکے ہی پیدا ہوا اور جب بعض نیک طبیعتوں نے میاں سے کہا کہ اپنی بیوی اور اپنا بچہ گھر لے جاؤ۔ تو کہدیا چلو بچہ میرا ہی نہیں۔ استغفر اللہ۔ حالانکہ بچہ اسی نیک بخت کا تھا۔ آہ! اپنی ذاتی خصومتوں کی وجہ سے ان مظلوموں پر تہمتیں لگاتے ہیں اور خدا کا خوف نہیں کرتے خیر یہ تو لمبا قصہ ہے جس کے بیان کرنے کی طاقت مجھ میں نہیں۔

ایک اور ظلم سنو۔ حالانکہ اسلام میں کہیں نہیں وہ یہ کہ حنفی مذہب میں مسئلہ ہے کہ جس کا خاوند مفقود الخبر ہو وہ نوے سال تک نکاح نہ کرے اور اس کا انتظار کرے (یعنی بوڑھی ہو جاوے) تو بہ اب تو ۹۰ سال کبھی کی تمام عمر ہی نہیں ہوتی مگر مرد کے لئے اختیار ہے کہ ایک بیوی کا کفن بھی میلا نہ ہو اور وہ دوسری سے اپنا گھر آباد کر لیوے ان سب بے انصافی کا اسلام پر کوئی الزام نہیں نہ ایسے مظالم کا ذکر اسلام میں ہے بلکہ یہ سب قصور اسلام والوں کا ہے کہ کسی کو شادی کر کے برباد کرتے ہیں اور کسی کو اجازت ہی نہیں دیتے۔ کہ وہ نکاح ثانی کرے۔ اے میرے ہمدرد بزرگو! خدا کے واسطے ان مظالم کے متعلق کوئی خاص انتظام کرو۔ آخر عورتیں بھی اسی اللہ کی مخلوق ہیں ان کے پہلو میں بھی دل اور دل میں درد کا احساس ہے اور اگر آپ لوگوں کو ہمارا نام لینا ہی عار ہے اور ہم پیچ پوچ بے وفا ناقص العقل بیدین وغیرہ ہیں۔ تو بھی اللہ اپنے گھروں کو برباد نہ کرو نہ شادیاں کر کے برباد یاں لو۔ اور ہمارا نام ہی صفحہ ہستی سے کیوں نہ مٹا دو۔ یہ اس لئے کہ بفضل مولا دار الامان (جو فی زمانہ مرکز اسلام ہے) سے چند رسالے نکلتے ہیں۔ جن میں نہایت لائق بزرگان ملت کے قلم سے اہم مضامین حل ہوتے ہیں مگر افسوس کہ کسی خدا ترس نے کبھی بھی اپنے قلم سے عورتوں کے حقوق پر توجہ نہیں کی نہ لکھا۔ حضرت مفتی صاحب نے بدر میں خواتین میں ایک کالم نکالا تھا۔ مگر وہ بھی تو بھی خواتین سے یا کسی صاحب کی مہربانی سے بند ہو گیا۔ پچھلے دنوں مجھے افسوس آیا۔ کہ "حقوق نسوان" پر ایک مضمون بدر میں لکھا بھی تو ہماری جانب توجہ نہیں کی بلکہ مولوی شبلی کی ہمدردی نسوان پر اعتراض کر دیا۔ اگرچہ وہ اعتراض بجا تھا اور حق مگر ہمدردی مستورات کے خیالات بھی تو ظاہر فرمانے چاہئیں۔ یہ تو درست نہیں کہ انہیں بالکل نا امید اور فراموش کر دیا جاوے۔

کوئی بزرگ قوم مہربانی فرما کر کم از کم عورتوں کی نسبت احکام اسلام تو لکھدیں تا ہمارے بھائی احمدی ہوں یا غیر احمدی غفلت کی نیند سے جاگیں۔ اور اس بے کس و بے بس فرقہ پر نگاہ ترحم اور خاص توجہ کریں۔ والسلام۔ اہلیہ اکمل از گولیکی

انتخاب الجرائد

سرویہ نے فرانس۔ روس۔ اٹلی کو مطلع کیا ہے کہ انجمن قائم رکھنے کا پختہ ارادہ ہے اور فوجی کارروائی شروع نہیں کی جاویگی اگرچہ آسٹریا کی تیاری جنگ کی وجہ سے ہمارا تیار رہنا نامناسب نہ تھا۔ روس نے سرویہ کو صلاح دی ہے کہ اپنے تمام مطالبات چھوڑ دے اور طاقتوں کے فیصلہ کا انتظار کرے ٹرکی نے سرویہ کو نوٹس دیا ہے۔ کہ آتشگیر اشیاء ٹرکی کی راہ سے نہ منگائے۔

مہاراجگان ٹکاری۔ بردوان۔ کوچ بہار کے نام سمن جاری ہوئے ہیں کہ جوابدہی کریں کہ رجسٹری کرائے بغیر کلکتہ کے بازاروں میں موٹر کار انہوں نے کیوں چلائیں ہر سہ مہاراجگان کی جانب سے جوابدہی کے لئے ان کے وکیل حاضر عدالت ہوئے ہیں۔

چھپائی کا ٹھیکہ۔ سررشتہ تعلیم پنجاب کی کتابوں کی چھپائی کا ٹھیکہ جس کے لئے پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی نے ٹھیکداروں سے ٹینڈر طلب کئے تھے۔ ۲۷ فروری کو اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ راے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز مطبع منشی نول کشور اور مطبع وطن تین ٹھیکیداروں کی طرف سے ٹینڈر داخل ہوئے تھے مگر ٹیکسٹ بک سوسائیٹی نے اسی خوش قسمت فرم کا ٹینڈر منظور کیا جس کے پاس ۱۷ سال سے ٹھیکہ چلا آتا ہے یعنے پانچسال کے لئے رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز کو ایک لاکھ ایک ہزار روپیہ رائلٹی پر ٹھیکہ دیا گیا۔ اب کی دفعہ ایک شرط یہ بھی ہے کہ کارخانہ مذکور ان لوگوں کو جو بیس روپیہ سے زیادہ مالیت کی کتابیں خریدیں ۱۰ فیصدی کٹوتی دیگا اور ریلوے کا کرایہ نہیں لیگا اس سے فائدہ یہ ہو گا۔ کہ تمام صوبہ میں کتابیں معینہ قیمت پر مل سکیں گی۔

بوسنیا و ہرزیگوینیا۔ آسٹریا نے منظور کر لیا ہے کہ ان صوبوں کی مسلمان رعایا امور دینی میں شیخ الاسلام ٹرکی کی اطاعت کر سکیگی۔

فلپائینز کے ایک حاکم ضلع نے دولت امریکہ کو موزوں پریسیڈنٹ کی ایک تقریب کی بابت سرکاری رپورٹ بھیجی ہے جہاں ایک لڑکے کو تہ تیغ کر کے سر داخل کیا گیا اور پھر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پجاریوں میں تقسیم کئے ان بوٹیوں کو انہوں نے اس دن کی یادگار کے طور پر رکھ لیا اور جسم کے باقی حصے کو زمین میں دفن کر دیا۔

عدالت سشن اٹاوہ سے اسی ضلع کے مسمی رام چرن لال کو مجرمانہ تقریروں کے بابتے دس سال کی سزا ملی۔

ہفتہ گذشتہ میں دہلی میں ژالہ باری ہوئی اس سے شہر کے پورے تین سو میونسپل لیمپ شکستہ ہوئے۔

فیروزپور کے متصل ایک چلتی ہوئی مال گاڑی سے ۲۰ بندوقیں چرائی گئیں۔ بارہ ملزم گرفتار کئے گئے۔

سرحدی صوبہ میں دس لاکھ ۳ ہزار ایکڑ زیر کاشت گندم ہے لیکن بارش کی بہت سخت ضرورت ہے۔

دالریاست جیند سے پانی پت (کرنال) تک ریلوے بنانے کا حکم ہو گیا۔ پیمائش کرنے لگے۔

پاپھامؤ (الہ آباد) سے اناؤ تک ریلوے پر ۵۳ ۱ لاکھ صرف ہوگا کل ۵۴۱ میل ہوگی۔

پنجاب میں توسیع آبپاشی کی سہ نہری کنال زیر تعمیر ہے۔ اس پر ۸۰ تا ۹۰ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کریں گے۔

ہند میں ایک لاکھ ۷ ہزار آدمی خیراتی کاموں پر ہیں صوبجات متحدہ میں ۳۴ ہزار بنگالہ میں ۷۷ ہزار۔

شرقی بنگال ریلوے پر جو تعزیری پولیس حفاظت سڑک کے لئے قائم کی گئی اس کا ماہوار خرچ سات ہزار ہے۔ اس پولیس کے سپاہیوں پر راتوں کو پتھر پڑتے ہیں دو سپاہی زخمی ہو گئے۔ لیکن پتہ نہیں لگا سکے۔

سردار یار محمد خان بہادر سی آئی ای سابق وزیر جاورہ فوت ہو گئے ٹرسٹی علیگڈھ کالج تھے۔

اکیاب میں سخت آگ لگی نوسے گھر جل گئے تین لاکھ کا نقصان ہوا۔ ایک ہزار بے خانماں۔

ناگپور کی نمائش قریب ڈیڑھ لاکھ آدمیوں نے دیکھی۔ پون لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ بچت ہوگی۔

مسٹر تلک کی اپیل کی درخواست پریوی کونسل نے خارج کر دی ہے۔

برٹش ہوس لارڈز میں ہندی کونسلوں کا مسودہ قانون پاس ہوا لیکن ایک بازو کٹ گیا ہے۔

صوبجات کے لئے اگزکٹو کونسلوں کی اصلاح خارج کی گئی صرف بمبئی مدراس میں یہ کونسلیں رہینگی۔

تبریز میں خانہ جنگی تیز ہے۔ انقلاب پسندوں نے غلبہ پا یا شاہی فوج کو بھگا دیا۔ قحط و ناچاقی عام۔

جمعرات گذشتہ کو مسٹر ٹافٹ نے پریسیڈنٹ امریکا کا چارج سنبھالا۔ واشنگٹن میں دربار ہوا تھا۔ مسٹر ٹافٹ نے اپنے سابق مسٹر روسیولٹ کی پیروی منظور کی لیکن بحری طاقت بڑھائیں گے اسی روز صوبہ واشنگٹن میں اس زور کی برفانی بارش ہوئی کہ

معذرت

پچھلے ہفتے ابر محیط آسمان رہا اور حضرت امیر المؤمنین کی طبیعت بھی ناساز تھی اس لئے درس قرآن شریف نہ ہو سکا۔ میں نے ضمیمہ تفسیر بغیر ان کی نظر ثانی کے (جیسا کہ وہ ہر ہفتے مہربانی فرما کر پروف دیکھ لیا کرتے ہیں) شائع کرنا مناسب نہ سمجھا۔ پھر پتھر ٹوٹ گیا اور پریس بھی قابل مرمت ہو گیا جو تین چار روز کے بعد کام دینے کے قابل ہوا اس لئے ۴ - مارچ کا اخبار نہ نکل سکا۔ اب ۱۱ - مارچ کو دو اکٹھے نمبر شائع کئے جاتے ہیں۔ امید کہ معزز ناظرین اس تعویق کو جو تقدیر الٰہی سے واقع ہوئی معاف فرمائیں گے و العذر عند کرام الناس مقبول

کرشن اوتار

ہمارے مکرم معظم خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیف کورٹ لاہور نے حضرت مسیح موعود کے کرشن اوتار ہونے کے ثبوت میں یہ ایک نہایت ہی لطیف اور مدلل رسالہ لکھا ہے۔ جسے آپنے ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر مفت تقسیم کرایا ہے۔ اب ان کے پاس دو ہزار جلد کے قریب باقی رہ گیا ہے۔ معزز ناظرین میں سے جن کو ضرورت ہو وہ محصول ڈاک بھجوا کر چند جلدیں منگا لیں اور اپنے ہندو دوستوں میں تقسیم کریں۔ دفتر بدر میں درخواست نہ بھیجیں۔ بلکہ خواجہ صاحب کو عزیز منزل ٹی ٹی نونہ لکھا کے پتہ پر اطلاع دیں اور اگر اس کار خیر میں ثواب حاصل کرنے کی نیت سے کچھ رقم بھیجدیں تو وہ بھی عند اللہ ماجور ہوں گے۔

جیبی گھڑی

جس جیبی گھڑی کا اشتہار کچھ ہفتوں سے ہمارے اخبار میں چھپ رہا ہے ہمارے پاس بھی یہ گھڑی پہنچی ہے۔ دیکھنے میں یہ گھڑی خوبصورت اور مضبوط پائدار معلوم ہوتی ہے اب تک تو ہمارے پاس اچھا ٹائم دیتی ہے۔

ضرورت ہے

آج سے کوئی بیس سال پہلے سرکاری مدارس میں جو انگلش پرائمر رائج تھی اسکی ہمارے ایک دوست کو ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس ہو تو وہ مجھے روانہ کردے بڑی مہربانی ہوگی - ایڈیٹر

میرے پیارے برادران احمدی سلمہ اللہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میرا لڑکا محمد ثناء اللہ پر سال امتحان انٹرنس میں فیل ہو گیا تھا۔ بفضلہ اس سال آجکل پھر شامل امتحان ہوا ہے لِلّٰہ دعا فرماویں کہ اس سال اعلےٰ نمبروں میں کامیاب ہو۔ اس کی کامیابی پر میں دو روپیہ ماہوار انشاء اللہ ایک سال تک اس فنڈ میں چندہ بھیجتا رہونگا جس میں حضرت امیر المؤمنین حکم دیں گے۔ والسلام۔ خاکسار غلام محمد پھلوری از شاہ پور کنڈی (گورداسپور)

رعایتی قیمت پر اطلاع

برادران! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میرے پاس فائل الحکم ۱۸۹۸ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک اور بدر کے فائل ۱۹۰۲ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک اور رسالہ انگریزی میگزین ۱۹۰۲ء سے لیکر ۱۹۰۷ء تک ہیں۔ اگر کوئی صاحب خریدنا چاہیں تو خرید فرما سکتے ہیں

المشتہر - محمد عالم انہ قادیان

خریداران بدر کے لئے ایک تحفہ

صاحبان! اگر آپ کو اپنے پروردگار کی کلام کا کچھ بھی شوق ہے اور آپ یہ چاہتے ہیں۔ کہ قرآنی دعائیں جو کہ مستجاب ہیں اپنے حوائج میں ... پڑھیں تو ہم سے رسالہ ادعیۃ القرآن مترجم اردو بقیمت ۲ / معہ محصول ڈاک منگا کر پڑھیں چونکہ ۲ / کا وی پی ہو نہیں سکتا اسلئے درخواست ۵ سے کم نہ ہونی چاہیئے اور یا ۲ / کے ٹکٹ بھیجدیں۔ نوٹ - ۴ جلد کے خریدار کو ایک جلد اور دس جلد کے خریدار کو چار جلدیں مفت دی جائیں گی۔

المشتہر - ابن عبد اللہ السید محبوب شاہ مقام و ڈاکخانہ مانسہرہ ضلع ہزارہ

ہماری قوم توجہ فرمائے

اور خدا تعالیٰ کا فضل شامل ہو تو دار الکتب احمدیہ کا ملک کی ایک نظیر لائبریری بن جانا کچھ دشوار نہیں۔ دار الکتب احمدیہ کے لئے ایک جدید مکان بن کر تیار ہو گیا ہے اس وقت تک جس قدر کتابیں ہر علم و فن کی لائبریری کے اس جدید مکان کی الماریوں میں موجود ہیں انکی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے یہ تعداد تو بہت ہی ناکافی ہے لیکن حضور امیر المؤمنین و خلیفۃ المسلمین نے چونکہ اپنا عظیم الشان کتب خانہ بھی دار الکتب احمدیہ کو عطا فرما دیا ہے اس لئے اس موجودہ مکان کے ملحق ایک اور بڑا کمرہ بنانے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے لیکن سلسلہ کی عظمت اور ہماری قوم کی علم پروری جو شہرت حاصل کر چکی ہے اس کے مناسب حال قومی کتب خانہ اس وقت بن سکتا ہے کہ اس دار الکتب کی خدمت کو ایک قومی کام سمجھ کر قوم کی متفقہ کوشش اس جانب مبذول ہو دار الکتب کو یکمشت معقول سرمایہ اور استمراری مثلاً ماہوار مقررہ اعانتوں کی سخت ضرورت ہے۔ امید ہے کہ ہماری باغیرت اور باہمت قوم اس طرف ضرور توجہ فرمائیگی۔ علاوہ ازیں دار الکتب کی سب سے بہتر مدد یہ بھی ہے کہ جس بھائی کے پاس کسی علم و فن اور کسی زبان کی ... مطبوعہ خواہ قلمی کتابیں ایسی ہوں جو وہ دار الکتب کو ہبہ کر سکیں تو ضرور روانہ فرما کر اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیں یہ کتابوں کی مدد روپیوں کی امداد سے ہرگز کم نہ سمجھی جاویگی

بعض شریف خاندانوں میں پرانے زمانہ کی نایاب قلمی کتابیں موجود ہوتی ہیں۔ اور ان سے بہت ہی کم فائدہ اٹھایا جاتا ہے ایسی کتابیں یہاں آکر نہایت حفاظت و احتیاط سے رہیں گی اور اکثر ان لوگوں کی نظر سے گذرتی رہینگی جو ایسی کتابوں کے بہو کے پیاسے ہیں کتابیں عطا کرنے والے حضرات کے نام معہ فہرست کتب عطا کردہ انشاء اللہ تعالیٰ شائع بھی ہوتے رہینگے تاکہ دوسروں کو ترغیب ہو خدا کرے میری باتوں میں اثر ہو اور قوم کی توجہ کے لئے اسی قدر گذارش کافی ہو۔ آمین۔

راقم - اکبر شاہ خان نجیب آبادی نائب افسر دار الکتب احمدیہ قادیان

ہر ایک کاروباری انسان، صاحب جائداد، رئیس، جج، مجسٹریٹ، رجسٹرار، مصنف، مورخ، اڈیٹر، شاعر، وکیل، مختار، اکونٹنٹ، محاسب، تنخواہدار، مہاجن، ساہوکار، عرضی نویس، ایجنٹ، بیوپاری، ٹھیکیدار، پٹواری نمبردار وغیرہ کی عمر بھر ہر روزہ کام آمد کے لئے ایک نایاب اور ضروری کتاب

تقویم عمری یعنی ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک

ایک سو پچیس ۱۲۵ برس کی جنتری

یہ بات آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ انسانی سوسائیٹی کے حقوق میں انصاف اور امن اور اعتدال قائم رکھنے کا بڑا مدار تاریخوں کے انتظام اور نگہداشت پر ہے آپکو ذاتی تجربہ سے بھی معلوم ہوگا کہ حساب۔ کتاب۔ بہی۔ کھاتے۔ وثیقے۔ پرانے دستاویز دعوے۔ جواب دعوے۔ مورخانہ مضمون۔ تاریخیں اہل مقدمات اور گواہوں کے بیانات لکھنے اور انکی صحت اور عدم صحت کے متعلق صحیح رائے قائم کرنے اور پیدائش و موت اور دوسرے امور دین کیساتھ حقوق اور تواریخ وابستہ ہیں اسکے متعلق گذشتہ سالوں کی تاریخیں معلوم کرنے کی کس قدر ضرورت رہتی ہے اور متفرق طور پر پرانی جنتریوں کی تلاش میں کتنا وقت اور روپیہ خرچ ہوتا ہے اور کیسی کیسی دقتیں اور مشکلات پیش آتی ہیں۔

ان وقتوں کو رفع کرنے کے لئے اس کارخانہ نے بڑی محنت اور خرچ سے گذشتہ ایک سو پچیس برس کی مفصل جنتری طیار کر کے عمدہ کاغذ پر چھاپی ہے اس جنتری میں ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء ۱۱۹۷ھ ہجری سے ۱۳۲۵ھ ہجری ۱۱۹۰ فصلی سے ۱۳۹۵ فصلی اور سمت ۱۸۳۹ بکرمی سے ۱۹۶۴ بکرمی تک کے تمام سنین مروجہ کی تاریخیں ایک دوسرے کے مقابل ایسے اسلوب سے لکھی ہیں کہ ہر ایک سال کی ہر ایک تاریخ اور اس کے مطابق دوسرے سنوں کی تاریخیں بہت آسانی سے دیکھی جا سکتی ہیں۔ اس عجیب و غریب جنتری کو جو ایک ضخیم کتاب بن گئی ہے بہت سے معزز حکام قانون پیشہ اصحاب۔ رئیسوں اور تاجروں نے دیکھا اور بہت پسند فرما کر خرید کیا اور اپنے دوستوں کو اس کی خریداری کیلئے تحریک کر کے بڑی خوشنودی ظاہر فرمائی ہے ہر ایک گھر دفتر کتبخانے۔ دکان۔ کچہری۔ کارخانے میں یہ جنتری بہت مفید ثابت ہوگی لہذا آپ کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ آپ بہت جلد اسکی خریداری کیلئے ارشاد کریں باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت صرف تین روپے (۳ عہ) ہے۔ محصول بذمہ خریدار

(المشتہر - خاکسار معراج الدین عمر نولکھا - لاہور)

رسید زر

میاں عبد الستار صاحب ۹۳۱ للعہ
غلام حسین شاہ صاحب ۲۰۳۷/۲۱۶۶ عہ ۴ر

۱۹ جنوری ۱۹۰۹ء

شیخ نیاز احمد صاحب ۵۶ للعہ ۸ر
راجہ یار محمد خان صاحب ۶۳۹ للعہ
منشی عبد اللہ صاحب ۱۴۶ ع
میاں محمد عظیم صاحب ۱۰۰۴ للعہ
میاں محمد سعید صاحب ۲۰۹۷ ع
ماسٹر مولا بخش صاحب ۹۷۲ بقایا ے
منشی عبد الخالق صاحب ۹۱۵ عہ

۲۰ جنوری ۱۹۰۹ء

میاں عمر الدین صاحب رائیٹر ۲۱۱ ۸ر
منشی محمد عالم صاحب ۱۸۷۵ للعہ
میاں عبد الرحمن صاحب ۸۴۵ عہ
میاں محمد اسمٰعیل صاحب ۴۲۸ ع
میاں خادم علی صاحب ۲۱۵ ع
میاں احمد علی صاحب ۹۶۹ ع

۲۱ جنوری ۱۹۰۹ء

منشی غلام محمد صاحب ۱۱۰۶ ع
اکبر خان صاحب ۲۱۶ ے
میاں اصغر اللہ خان صاحب ۷۰۵ ع

۲۲ جنوری ۱۹۰۹ء

میاں محمد علی صاحب پٹواری ۲۱۱۰ ع ۸ر
میاں محمد الدین صاحب ۲۱۲۷ للعہ
حکیم محمد حسین صاحب ۱۳۵ للعہ
چوہدری غلام احمد خان صاحب ۷۳۶ ع
منشی محمد حسین صاحب ۸۳۲ ع

۲۳ جنوری ۱۹۰۹ء

ابو عبد اللہ غلام محمد صاحب ۱۱۰۶ عہ ۸ر
بابو سردار محمد صاحب ۲۵ للعہ
منشی محمد دین صاحب ۱۱۰۶ للعہ
سید شفیع احمد صاحب ۲۱۲۳ عہ
منشی محبوب عالم صاحب ۱۸۶۳ ع
منشی نواب خان صاحب سری گنگر بقایا ع

۲۵ جنوری ۱۹۰۹ء

حافظ نور احمد صاحب صہ
میاں عبد اللہ صاحب ۳۴ عہ
سید عادل شاہ صاحب ۲۱۳۳ للعہ
میاں نظام الدین صاحب ۳۶ ع
بابو فیروز علی صاحب ۲۹ للعہ
بابو عبد العزیز صاحب ۱۷۵۲ سے
منشی نور الدین صاحب ۵۸۹ ع

۲۶-۲۷-۲۸ جنوری ۱۹۰۹ء

ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب ۲۸۹ للعہ
مولوی عبد اللہ صاحب ۴۱۹ ع
مولوی غلام حسین صاحب ۱۰۸ للعہ
میاں غلام نبی صاحب ۱۰۹۹ ع
مرزا عبد الکریم صاحب ۲۲۵ ع
میاں غلام محمد صاحب ۲۱۲۸ ع

۲۹ جنوری ۱۹۰۹ء

شیخ عطاء اللہ صاحب ۱۲۸۲ للعہ
چوہدری علی احمد خان صاحب ۹۸۷ ع
فضل احمد صاحب ۲۲۰۱ ع
ملک غلام احمد صاحب ۱۸۹۷ ع
حکیم نواب علی صاحب ۱۵۸۱ ع

۳۰ جنوری ۱۹۰۹ء

چوہدری نواب دین صاحب ۲۶۷ ع

یکم فروری ۱۹۰۹ء

منشی غلام محمد صاحب ۱۶۸۳ للعہ
چوہدری مولا بخش صاحب ۲۹۴ للعہ
ملک عادل شاہ صاحب ۱۴۴۵ ع
میاں عبد الحکیم صاحب ۸۹۰ ع
مولوی غلام رسول صاحب ۱۴۶۹ ع
ملک مولا بخش صاحب ۲۷۷ ع

۲ فروری ۱۹۰۹ء

حافظ محمد صاحب جون ۳۴ للعہ
ڈاکٹر محمد شریف صاحب ۲۱۲۰ للعہ
میاں خدا بخش صاحب ۵۹۷ عہ ۸ر

۳ فروری ۱۹۰۹ء

قاضی خواجہ علی صاحب ۲۱۹۷ ع ۸ر

سید رسول بخش صاحب ۴۸۲ عہ ۴ر
میاں غلام نبی صاحب ۶۰۱ بقایا للعہ
میاں مولا بخش صاحب ۹۷۲ ع

۴-۵ فروری ۱۹۰۹ء

بابو فرزند علی صاحب ۲۱۰۴ ع
مرزا دین محمد بیگ صاحب ۲۰۱۵ للعہ
میاں میراں بخش صاحب ۱۷۷ ع
میاں عبد الرشید خان صاحب ۹۵۴ ع ۸ر
سید فخر اسلام بحساب امانت علی شاہ صاحب ۱۴۲۷ عہ بقایا
میاں جان محمد صاحب ۴۵۸ ع

۶ فروری ۱۹۰۹ء

میاں محمد حسن صاحب کٹکی ۲۱۱۷ عہ
میاں الٰہی بخش صاحب ۶۷۵ ع
میاں عبد الرحمان صاحب ۳۳۰ للعہ
میاں معراج الدین صاحب ۱۲۹۹ مع بقایا للعہ
میاں غلام حسین صاحب ۲۱۸۷ ع ۱۲ر

۸ فروری ۱۹۰۹ء

حکیم محمد الدین صاحب ۳۹۰ ع
میاں محمد شاہ صاحب ۱۱۷۱ للعہ
میاں چراغ الدین صاحب ۹۸۰ ع
میاں غلام رسول صاحب ۹۶۳ ع
شیخ محمد جان صاحب ۱۲۶۷ للعہ
منشی احمد الدین صاحب ۱۲/۲۱۶۹ عہ
بابو فضل الٰہی صاحب ۸۴۲ ع
چوہدری عنایت اللہ خان صاحب ۱۷۱۰ للعہ
ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ۷۳ ۳ر

۹ فروری ۱۹۰۹ء

ملک غلام محمد صاحب ۱۵۷۵ عہ
منشی احمد علی صاحب ۱۳۲۶ ع
میاں محمد جان صاحب ۸۵۴ ع
میاں مشتاق حسین صاحب ۲۱۲۶ للعہ
میاں غلام رسول صاحب لٹھالیاں بقایا عہ
میاں رحمت اللہ صاحب ۱۸۴/۲۱۷۴ ع ۱۲ر
عالمگیر خان صاحب ۱۳۵۹ ع
میاں فضل بیگ صاحب ۱۴۵۷ للعہ
میاں عبد الرحمن صاحب ۱۶۷۹ ع
میاں عبد العظیم صاحب ۶۰۴ عہ ۴ر

۱۰ فروری ۱۹۰۹ء

میاں محمد الٰہی صاحب ۴۱۴ للعہ
میاں غلام حمید صاحب ۱۱۰۹ للعہ
میاں شمس الدین صاحب ۱۳۴۷ ع
مولوی تاج الدین صاحب ۱۴۷۸ ع
میاں غلام حیدر بیگ صاحب ۵۴ ع
میاں محمد تیمور صاحب ۱۲۰۱ ع
میاں محبوب عالم صاحب ۵۹۵ للعہ

۱۱ فروری ۱۹۰۹ء

میاں امام الدین صاحب ۱۶۹۲ ع
میاں قادر بخش صاحب ۱۶۱۷ للعہ
میاں امام الدین صاحب ۵۴۷ ع
بابو غلام محمد صاحب ۳۶۰ للعہ
میاں محمد شریف صاحب ۱۳۷۱ ع
میر قاسم علی صاحب ۱۱۴ ع ۸ر
میاں عبد اللہ صاحب ۲۱۸۵ ع ۸ر
میاں نور محمد صاحب ۱۹۴۵ للعہ
بابو عبد الغنی صاحب ۲۴۰ للعہ
بابو محمد حسین صاحب ۳۲۱ للعہ
ولی محمد صاحب ۶۱۶ ع

۱۲ فروری ۱۹۰۹ء

حامد حسین خان صاحب ۹۱۱ عہ ۸ر
چوہدری فتح محمد صاحب ۷۸۵ للعہ
میاں مصری خان صاحب ۲۱۲۴ ع
سید قاسم شاہ صاحب ۲۱۹۵ للعہ
میاں عنایت اللہ صاحب ۸۰۱ ع
چوہدری ولی داد خان صاحب ۲۰۲ ع ۸ر

۱۳ فروری ۱۹۰۹ء

میاں حیات خان صاحب ۹۲۳ للعہ
میاں عبد الاکبر خان صاحب ۲۱۳ ع
میاں غلام حیدر صاحب ۱۸۸۷ ع

۱۴ فروری ۱۹۰۹ء

میاں صدر الدین صاحب ۳۴۷ للعہ
چوہدری سرفراز خان صاحب ۱۶۹ للعہ
میر عابد علی شاہ صاحب ۷۵ للعہ
میاں جان محمد صاحب ۸۴۸ ع ۸ر
میاں باغ الدین صاحب ۸۹۷ ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

صرف جڑی بوٹی سے طیار شدہ

"کشتہ روپیہ" سالم الحروف

سالم الحروف روپے کے کشتہ کے فوائد ایسے وسیع ہیں کہ جن کے اعتراف سے طبی دنیا لبریز ہے۔ تمام اعضائے رئیسہ پر اس کا ایسا فوری اثر ہوتا ہے۔ کہ دوسری کوئی دوائی اس کا جواب نہیں ہو سکتی۔ ہر طبقہ اور ہر زندگی کے لئے یہ کشتہ ازحد مفید مانا گیا ہے اور ایک کثیر حصہ انسانی امراض کا جس کے علاج سے طبیب عاجز آجاتا ہے اس کشتہ کے استعمال سے بفضلہ شفا پا جاتا ہے۔ دماغ۔ دل۔ حافظہ۔ جگر۔ معدہ۔ گردہ۔ مثانہ وغیرہ کے ضعف اور امراض کے دور کرنے میں اس کا معجزانہ اثر ثابت ہوا ہے۔ قوت حافظہ کے بڑھانے کے لئے عجیب و غریب طور پر مؤثر ہے۔ نظام عصبی میں طاقت بخشتا ہے۔ عام طاقت اور توانائی اور حرارت غریزی بڑھاتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ دل کی پژمردگی اور افسردگی میں تفریح بخشنے کا ایک عجیب ذریعہ ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کا ایسا معین ہے۔ کہ کتنا ہی کام کرو۔ دماغ تھکنے میں نہیں آتا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ قویٰ اور اعضائے رجولیت کی ساری ضرورتوں کو بے نظیر طور پر پورا کرتا ہے اور کسی بات کی حاجت باقی نہیں چھوڑتا۔ اس کے فوائد کتب طبیہ سے مشرح طور پر معلوم ہو سکتے ہیں یہ نایاب خالص باوزن روپے کا کشتہ کئی پشتوں سے ہمارے خاندان میں بطور وراثت چلا آتا ہے۔ پھول کی طرح شگفتہ ہو جاتا اور پھول جاتا ہے اور تمام نقوش اور حروف پڑھے جاتے ہیں اور یہ یقینی اور مصدقہ امر ہے کہ خالص جڑی بوٹی سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے طیار کرنے میں کوئی دھات کسی قسم کی ہرگز استعمال نہیں کی جاتی۔

اگرچہ بارہا یہ امر ثابت ہو چکا ہے لیکن پھر بھی ہم ہمیشہ اس بات کے لئے طیار ہیں کہ اپنے بیان کی تصدیق کرا دیں اور ثابت کر دیں کہ خالص چاندی کا کشتہ جڑی بوٹیوں سے طیار ہوتا ہے ہر ایک موسم میں بلا اندیشہ مضرت استعمال کیا جا سکتا ہے پرچہ ترکیب ہمراہ شامل ہوتا ہے۔ قیمت فی روپیہ پانچ روپیہ۔ نصف روپیہ پونے تین روپیہ (۲۲؍) چہارم حصہ (ع۱؍)

المشتہر

حکیم حسین بخش و حکیم فیض احمد۔ سوہا بازار ڈاک خانہ ڈبی بازار - لاہور

تیس برس کی جانفشانی کا سرمایہ

یعنی عجیب و غریب گلدستہ تجربات نسخہ جات مفقود الوجود - اسرار سینہ بسینہ کا خزینہ۔ مصنف کے پاس والیان ریاست سے لیکر عام آدمیوں تک کے سارٹیفکیٹ موجود ہیں یہ نسخے تیس سال کی ذاتی کوشش اور جنگلوں اور پہاڑوں کی سیاحت کا نتیجہ ہیں۔ صدہا مرتبہ امتحان اور آزمائش کے بعد ان نسخوں اور کم خرچ شہر اور دیہات میں کوڑیوں کے مول طیار ہو سکتے ہیں۔ قلمبند کیا گیا ہے۔ کمزوری۔ ناطاقتی۔ جریان آتشک اور سوزاک وغیرہ امراض کے نسخوں کی کامیابی پر مصنف کو کمال فخر ہے اور دعویٰ ہے ایک ایک مرض کے کئی کئی نسخے ہیں جو نسخہ سستا ہو یا طبیعت کے موافق ہو اس سے فائدہ اٹھاؤ اور دعائے خیر سے مصنف کو یاد کرو۔ قیمت صرف ایک روپیہ محصول ۲؍

المشتہر مینجر پبلک بک ایجنسی لاہور اندرون دہلی دروازہ

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)

بسوگند گفتن کہ زر مغربی است ۔ چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست

میرے پاس وہ اصل ہیرا ہے۔ کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں۔ مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ پر دیتا ہوں۔ اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو۔ تو وہ محصولڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں۔

المشتہر

مولوی محمد یمین احمدی۔ واتہ۔ مانسہرہ (ہزارہ)

نوٹ۔ یہ ہیرا دفتر بدر سے بھی اسی قیمت پر مل سکتا ہے۔

اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے؟

ایک مشہور کارخانہ سے تیار کروا کر ریلوے ریگولیٹر گھڑی جسکو ریلوے والوں نے بھی پسند کیا ہے۔ قیمت چار روپے۔ گارنٹی ۴ سال علاوہ اس شرط پر کہ اگر چار سال کے اندر واپس کرنا چاہیں تو نصف قیمت پر واپس لی جاویگی۔ اسلئے شرط اور گارنٹی چار سال کا سارٹیفکیٹ ہمراہ گھڑی روانہ ہوگا۔ بہت جلد منگائیے۔

المشتہر

امرادنگم ٹریڈنگ کمپنی پیپل مہادیو اسٹریٹ دہلی

اصلی ہیرا اور ہیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب۔ سرمہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے۔ ہیرا قسم اول عہ قسم دوم سے۔ سرمہ قسم اول عا۔ ثانی عہ؍ سوم ۸؍۔ علاوہ ازیں لنگی پشاوری و کلاہ زری و سادہ ہر قسم موجود ہے۔

المشتہر۔ احمد نور۔ کابلی مہاجر۔ قادیان (گورداسپور)

رسالہ اہل الذکر لکھنؤ

اہل اسلام کی ہدایت اور اصلاح کے لئے مہینے میں دو بار احسن المطابع لکھنؤ سے شائع ہوتا ہے۔ منکرین قرآن و حدیث کی اچھی طرح خبر لیتا ہے۔ شرک و بدعت کی تردید میں گویا بم کا گولہ ہے سالانہ چندہ عا۔ نمونہ کا پرچہ ۳ کے ٹکٹ آنے پر۔

نوٹ۔ جو صاحب ۲۵ صفر تک درخواست خریداری معہ چندہ سالانہ بھیجدیں گے ان سے ایک روپیہ کے بجائے صرف عہ؍ لیا جائیگا۔ اہل الذکر میں ۸ صفحہ مذہبی چارج پڑتال کے ہوتے ہیں جسمیں ہر اہل مذہب اپنے مذہب کی تائید اور مخالف کی تردید درج کرا سکتا ہے۔

ضمیمہ۔ آریوں۔ عیسائیوں اور ہندوؤں کی تردید اور اہل اسلام کی ہدایت کے لئے دو جز علیحدہ ماہوار شائع ہوتے ہیں قیمۃ سالانہ عہ؍ خریداران اہل الذکر سے بشرطیکہ تاریخ مذکور تک درخواست خریداری بھیجدیں صرف ۱۲؍

مرقع سبائی۔ خاص شیعوں کے رد میں ماہوار شائع ہوتا ہے چندہ سالانہ معہ محصولڈاک عہ؍ - ۲۵ صفر تک درخواست معہ چندہ بھیجدینے والوں کو صرف ۱۲ ر دینے پڑتے ہیں۔

ملنے کا پتہ۔ مینجر اہل الذکر مطبع احسن المطابع لکھنؤ

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورہ البقرہ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

میکال - اِن تمام ملائکہ کا افسر ہے جن کے علوم دماغ سے وابستہ ہیں - مثلاً ریاضی - (موسیقی - ہندسہ - جبر و مقابلہ) اور طبیعات (اسٹرانومی - کیمیا) یہ علوم آلہیات سے کم درجہ پر ہیں - اس لئے جلد سمجھ میں آجاتے ہیں مگر جون جون علوم اعلےٰ ہوتے جاتے ہیں تو باریک بھی ہوتے جاتے ہیں ایک دفعہ ایک اپنے عزیز کو میں نے وہ لکچر سننے کے لئے بھیجا - جو سورج گرہن کو دیکھ کر ایک انگریز نے دینا تھا وہ لڑکا کہنے لگا میں نے تو کچھ نہیں سمجھا - پھر اس نے اپنے ماسٹر سے پوچھا تو اس نے کہا پانچ سال ہیں اگر صحبت میں رہوں تو اس کی باتیں سمجھنے کے قابل ہو سکتا ہوں - غرض دنیا میں کئی قسم کے علوم ہیں اور وہ تمام علوم ملائکہ کی معرفت لوگوں پہ کھلے ہیں وہ آلہیات کے ہوں یا طبیعات کے دونوں کا انکار - ملائکہ اور ملائکہ کے افسر جبرئیل و میکال کا انکار ہے پھر رسولوں کا انکار ہے - جو ان ملائکہ کی تحریکات کے مہبط ہیں - پھر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے - جو تمام رسولوں کے کمالات کے جامع ہیں اور ایسے لوگوں کا اللہ تعالےٰ مخالف ہے اور پھر ایسا کفر کرنے والوں کا ایک نشان ہے کہ وہ سب بد عہد ہیں اور فاسق و فاجر اور یہ کھلی ہوئی بات ہے کیونکہ جبرئیل و میکال کا دشمن وہی ہوگا جو دین و دنیا کے متعلق عمدہ و نیک تحریکوں کا مخالف ہو اور وہ فاسق فاجر کے سوا کون ہو سکتا ہے -

۱۴ - فروری ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۱۲)

جب آدمی میں آسائش آجاتی ہے تو وہ ہر نئی چیز میں بڑی دلچسپی لیتا ہے اور اس انہماک میں پھر جائز و ناجائز امر کو نہیں دیکھتا - جیسے کہ جس طرح شیعہ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان کو بُرا کہتے ہیں اور خارجی اہل بیت کو اسی طرح وہ ایک دوسرے پر نکتہ چینی کرنے لگ جاتے ہیں - مگر اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا شیعہ نے اس نکتہ چینی سے کیا فائدہ اٹھایا - اسی طرح حضرت داؤد کے بیٹے سلیمان برگزیدہ نبی تھے - مگر ان لوگوں نے ان کی بھی عیب چینی شروع کر دی اور ان سے ایسی باتیں منسوب کیں جو ایک نبی کی شان سے بالکل بعید ہیں اس کی اصلیت یہ ہے کہ حضرت سلیمان کے عہد میں جب ان کو آسودگی ہوئی - تو ہندوستان میں اور مصر سے نئے نئے آدمی وہاں جا آباد ہوتے اور ان لوگوں کی دلچسپی کے لئے عجیب عجیب فن پیش کئے - جن میں وہ ایسے مشغول ہوئے - کہ سب کچھ بھول گئے -

جیسا کہ انسان کی عادت ہے کہ جب ایک طرف متوجہ ہو تو دوسری طرف توجہ ضرور کم ہو جاتی ہے اسی طرح بنی اسرائیل کی خدا کی طرف توجہ کم ہو گئی اور ان بے ہودہ باتوں کی طرف بڑھ گئی اور ایسی بڑھی کہ اس کا اثر مسلمانوں تک بھی پہونچا - نقش سلیمانی - سحر ہاروت ماروت اور ایسی کتابیں اسی بے ہودگی اور لغویت کی یادگار ہیں اور غضب یہ ہے کہ یہ کفر سلیمان پر تھوپا جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سلیمان نے یہ کفر نہیں کیا اور ہرگز نہیں کیا آپ پر جو الزام لگائے گئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ بلقیس نام ایک ملکہ پر عاشق ہو گئے اور پھر اس کو راضی کرنے کے لئے بت پرستی بھی کی - یہ سب جھوٹ ہے - خدا نے اصل واقعہ سورۃ نمل رکوع ۸ میں بیان فرمایا ہے اور وہاں ظاہر کر دیا ہے کہ وہ ملکہ تو خود مسلمان ہوئی اور معذرت خواہ ہو کر سلیمان کے دربار میں آئی - قالت ربّ انی ظلمت نفسی و اسلمت مع سلیمٰن للّٰہ ربّ العالمین - بعض وقت انبیاء کی نسبت جو الفاظ بولے جاتے ہیں ان سے ان کی تعریف مقصود نہیں ہوتی بلکہ صرف اس الزام کا اٹھانا ہوتا ہے جو ان پر لگایا گیا ہے - یہاں ما کفر اسی لئے آیا ہے

ولٰکنّ الشیاطین کفروا یعلّمون الناس السحر	وہ قومیں جو اللہ سے بہت دور تھیں (شیاطین کے یہاں یہی معنی ہیں) جب وہ ملک سلیمان میں آئیں - تو بنی اسرائیل

کو اپنے ڈھب کا پاکر اپنی طرف متوجہ کر لیا اور انہیں سحر کی تعلیم شروع کر دی - سحر کہتے ہیں دلربا - باتوں کو خواہ از قسم عملیات ہوں یا شعبدہ بازی یا تسخیر - کلما دق و لطف ماخذہ - جس کی دریافت نہائت باریک ہو -

انّ من البیان لسحرًا بھی آیا ہے اس لئے ناول بھی سحر میں داخل ہے بعض ناول ایسے ہوتے ہیں کہ انسان بغیر ختم کرنے کے ہاتھ سے چھوڑ ہی نہیں سکتا - حضرت عمر سے کسی نے پوچھا تھا - آپ کی طبیعت میں وہ تیزی نہیں رہی جو زمانہ جاہلیت میں تھی - آپ نے جواب دیا تیزی تو وہی ہے مگر اب وہ کفار کے مقابلہ میں دکھائی جاتی ہے اسی طرح جن لوگوں کو لکھنا آتا ہے اور طبیعت موزوں واقع ہوئی ہے وہ ناول نویسی کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں - ایسے شغلوں میں پڑھ کر انسان اپنی کتاب سے بے خبر ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات یہ بھی نہیں سمجھا جاتا - کہ میری روحانی حالت دن بدن بگڑ رہی ہے -

اِس کے بعد ایک اور نصیحت فرمائی وہ یہ کہ انسان جب کسی کے ساتھ دشمنی کرتا ہے تو پھر اس دشمنی کے بڑھانے یا اس سے انتقام لینے کے لئے اپنی دشمن کی باتیں سنتا اور اس کے خلاف منصوبے کرتا اور اپنے ساتھ اور لوگوں کو ملاتا ہے ہر وقت اس کو یہی دھت لگی رہتی ہے اور وہ اپنے دین سے بے خبر ہو جاتا ہے - نبی اسرائیل جب قید تھے - وہ زمانہ دانیال - عزرا - حزقیل اور ارمیاہ وغیرہم انبیا کا تھا - جب یہ بابل میں گئے - تو بابل والے آسودہ تھے اور آسودگی کی وجہ سے طرح طرح کے گندوں میں مبتلا - دانیال باب ۵ درس ۱۶ اور ۱۲ باب درس (۱) میں

شراب پینے کا ذکر ہے۔ اللہ نے ہاروت ماروت دو فرشتے نازل کئے۔

ہرت کہتے ہیں زمین کو صاف کرنے کو۔

مرت کہتے ہیں نشیب و فراز دبا کر درخت گھاس کٹوا کر صاف میدان کر دینے کو۔ ان فرشتوں کے ذریعے یسعیاہ کو آگاہ کیا۔ کہ یہ لوگ خراب ہو گئے ہیں اس واسطے تم اور کسی سلطنت سے گانٹھو اور اس کے ذریعے سے ان کو ہلاک کر دو۔ یہ علم ملائکہ کے ذریعے انپر نازل ہوا۔ چنانچہ مید و فارس کے بادشاہوں سے دوستی لگا کر بنی اسرائیل نے بابل والوں کو تباہ کر دیا۔ بابل بڑا شہر تھا۔ بھاری آبادی تھی کوئی پچاس میل میں چونکہ بابل کی تباہی میں اللہ نے فارس کے بادشاہوں کے ذریعہ سے فضل کیا اس لئے بنی اسرائیل کے تعلقات فارس والوں سے قائم رہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں آئے۔ تو یہودیوں نے چاہا۔ کہ پھر فارس کے بادشاہ کے ذریعے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کی جماعت کا استیصال کریں۔ چنانچہ فارس کے بادشاہ نے اپنے یمنی گورنر کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گرفتار بھی کرنا چاہا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان فرستادوں سے کہا۔ کہ جس نے تمہیں میری گرفتاری کے لئے بھجوایا ہے اس کو میرے خدا نے اسی کے بیٹے کے ہاتھ سے ہلاک کروا دیا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ لیکن چونکہ یہ ایک نبی کا مقابلہ تھا اس لئے اس میں ناکام رہے۔

اللہ تعالیٰ ان آیات میں انہی واقعات کیطرف ایما فرماتا ہے۔

وما انزل علے الملکین ببابل ھاروت وماروت۔ پیچھے پڑے ہوئے ہیں اس کے جو ایک زمانہ میں دو فرشتوں پر نازل ہوا تھا۔ (ان فرشتوں کا کام تھا کہ بابل کو ویران کر کے صاف کردیں۔ اسی واسطے ان کو ہاروت و ماروت کہا گیا) اس وقت تو یہ کامیاب ہو گئے کیونکہ خدا کے منشا کے ماتحت تھا۔ مگر اب تو یہ کفر ہے کیونکہ ایک نبی کے مقابلہ میں ہے۔ اس وقت تو ہم نے ان کو ہدایت کر دی تھی۔ کہ اسے بے موقعہ استعمال کر کے کافر نہ بننا اور دوسری یہ بات ہے کہ اپنی عورتوں کو بھی اس راز کی خبر نہ کرنا کیونکہ عورت کمزور ہے۔ اس کے ذریعے بات نکل جاتی ہے۔ یہ مطلب ہے یفرقون بہ بین المرء وزوجہ کا۔ بس یہاں یہ بات ختم ہوئی۔ اب فرماتا ہے

ویتعلمون ما یضرھم۔ اب یہ یہود پھر انہی باتوں کو تعلیم وتعلم کرتے ہیں۔ مگر بجائے فائدے کے نقصان اٹھاتے ہیں۔ اس لئے کہ آگے تو ملائکہ کے ذریعہ یہ باتیں القا ہوئی تھیں۔ چنانچہ یتعلمون کے ساتھ منھما (ان دو فرشتوں سے) آیا ہے۔ اب یہ شیطانی القا ہے۔ بہتر تھا کہ وہ ان شرارتوں کی بجائے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے اور دنیا و آخرت میں فلاح پاتے۔ ایسی منصوبہ بازیوں کی کمیٹیوں کا سورہ مجادلہ رکوع ۲ میں مفصل ذکر ہے۔ جہاں فرمایا۔

الم تر الی الذین نھوا عن النجوی ثم یعودون لما نھوا عنہ ویتناجون بالاثم والعدوان ومعصیت الرسول

کیا تجھے معلوم نہیں ان لوگوں کا حال جن کو منصوبہ بازی کی خفیہ کمیٹیوں سے منع کیا اور وہ پھر وہی کرتے ہیں جس سے منع کئے جا چکے ہیں اور وہ خفیہ سازشیں کرتے ہیں گناہ سرکشی اور رسول کی مخالفت کی

اور

پھر آگے چل کر ارشاد فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا اذا تناجیتم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان ومعصیت الرسول وتناجوا بالبر والتقوی۔ واتقوا اللہ الذی الیہ تحشرون انما النجوی من الشیطن لیحزن الذین اٰمنوا ولیس بضارھم شیئاً الا باذن اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون ط

سنو! اے مومنو! جب تم کوئی خفیہ مشورہ کرو۔ تو اس میں کوئی گناہ اور سرکشی کی اور رسول کی مخالفت کی بات نہ ہو بلکہ نیکی اور تقوے کے متعلق سرگوشی ہو اس اللہ سے ڈرو۔ جس کی حضور اکٹھے کئے جاؤ گے یہ جو خفیہ انجمنیں ہیں۔ یہ شیطانی کام ہے صرف مومنوں کو گھبراہٹ میں ڈالنے کے لئے۔ مگر الٰہی اذن کے سوا کوئی ضرر انہیں نہیں پہونچا سکتے اور اللہ تعالٰے پر ہی چاہیئے۔ کہ مومن توکل کریں۔

۱۵۔ فروری سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۳)

لا تقولوا راعنا۔ بعض لوگ شرارت کے طور پر ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جو ذومعنی ہوتے ہیں۔ ہمارے ایک آشنا تھے ان کی ایک کتاب جو مناظرہ کے متعلق تھی۔ پڑھی۔ ایک جگہ یہ فقرہ لکھا تھا۔ آپ ہر ایک صداقت کو ایک ہی کولھو میں نہ پیر ڈالیں۔ میں نے کہا کہ اس محاورہ کے استعمال کی کیا ضرورت تھی۔ کہنے لگے۔ کہ مخاطب تیلی ہے۔ یہ اس پر چوٹ کی ہے۔ پھر ایک جگہ دکھائی جہاں لکھا ہوا تھا کہ مٹ کا مٹ ہی بگڑا ہوا ہے اور بڑے فخر سے کہا کہ یہ شخص جس کے مقابلہ میں یہ تحریر ہے رنگریز ہے۔

میرے نزدیک یہ طریق اچھا نہیں۔ متانت کے خلاف ہے۔ افسوس کہ مسلمانوں میں بھی یہ برائی پھیل گئی۔ ایک قصیدہ کے چند اشعار مجھے یاد ہیں۔ جو اول سے آخر تک اسی قسم کی شرارت سے پُر ہیں ایک مصرعہ تمہیں سناتا ہوں۔ ؎

تا سرت باشد ہمیشہ تا جدار

یہاں تاجدار کے ایک معنی ظاہر ہیں۔ دوسرے یہ کہ تا۔ جدار۔ یعنی تیرا سر دیوار سے ٹکر کھائے گیا ہو۔ اس طرح کے کلام سے ہمارے سردار نے ہمیں منع کیا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے راعنا نہ کہو۔ کیونکہ اس کے معنے ایک تو یہ ہیں کہ ہماری رعایت کرو۔ ہم نہیں سمجھے دوبارہ سمجھا دو۔

دوم راعن کا لفظ عبرو میں گالی ہے۔ احمق۔ رعونت والے کو کہتے ہیں۔ اگر ایسی ضرورت پیش آجائے۔ تو بجائے راعنا کے جو ذومعنی لفظ ہے۔ انظرنا بولو۔ جس کے معنے ہیں۔ ہم غرباء کی طرف بھی آپ نظر رکہیں۔

ان منکروں کے لئے جو اس قسم کے الفاظ نبی کریم کے حضور بولتے ہیں دکھ دینے

والاعذاب عظیم۔

الذین کفروا۔ یہ کافر دو قسم کے ہین۔ اہل کتاب (یہود۔ نصاریٰ۔ مجوس) دوسرے وہ جن کے پاس کوئی کتاب نہین۔ سنی سنائی باتون پر ایمان رکھتے ہین۔ غرض یہ دونو گروہ پسند نہین کرتے۔ کہ تم پر کوئی ایسا امر اتارا جائے۔ جو خیر و برکت کا موجب ہو۔ مگر اللہ تعالےٰ خصوصیت دیدیتا ہے اپنی رحمت سے جسے چاہے۔ کہ داؤن نے کہا کہ علے رجل من القریتین عظیم۔ مگر ان کا یہ اعتراض فضول تہا کیونکہ واقعات نے ثابت کر دیا۔ کہ واقعی یہی مبارک وجود (حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) اس رسالت کا مستحق تہا میرا اعتقاد ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم انسانیت ہین نہ ایسا کوئی عظیم الشان ہوا اور نہ ہو گا ایک شخص نے مجھے پوچھا کہ اس کی کیا دلیل ہے۔ مین نے کہا کہ تم کسی اصل مذہبی کے قائل ہو یا نہین۔ کہا دعا کا قائل ہون۔ مین نے کہا۔ دیکھو تم مانتے ہو کہ تمام مسلمان نماز پڑھتے ہین اور زمین گول ہے۔ پس روئے زمین پر کوئی ایسا وقت نہین گذرتا۔ جب کوئی مسلمان نماز نہ پڑھ رہا ہو اور نماز مین درود شریف نہ پڑھتا ہو۔ پھر مین پوچھتا ہون۔ کیا دنیا مین کوئی ایسا پیشوا ہے۔ جس کے مرید ہر وقت اس کے علو مدارج کے لیئے دعا کر رہے ہون۔ اور پھر الدال علے خیر کفاعلہ کے مطابق وہ تمام نیکیان جو یہ لوگ (مسلمان) کرتے ہین۔ حضور کے نامۂ اعمال مین ہی لکھی جاتی ہون گی یا نہین۔ پھر فضائل نبوی مین دوسری بات مجھے یہ سوجھی ہے کہ دنیا مین جس قدر مرکز ہو سکتے ہین وہ دراصل صرف دو ہین۔ ایک آتشکدہ آذر۔ اور دوم بیت المقدس۔ ان دونون کا اثر عرب پر بالکل نہین پڑا۔ مگر ہمارے سردار نے عرب والون کو اپنا دین منوالیا۔ اور پھر ان کے ذریعہ ان دونون مرکزون (بیت المقدس آتشکدہ آذری) پر بہی فتح پائی۔

ما ننسخ من آیۃٍ او ننسھا۔ نسخ کے معنے ہین نقل کے۔ انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون۔ اور نسخ کے معنے ہین مٹا دینے کے۔ جیسے فرمایا۔ اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ۔ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطٰن۔ ثم یحکم اللہ ایاتہ۔ ننسھا۔ نکلا انسیان سے۔ اس صورت مین اس کے معنے ہین ہم بہلا دیتے ہین۔ یا نسأ بمعنی تاخیر ہے۔ اس صورت مین اس کے معنے ہین۔ ہم مؤخر کر دیتے ہین۔

سو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر ہم کسی چیز کو بدلاتے یا مٹاتے ہین یا بالکل بہلاتے اور کسی دوسرے سے تاخیر مین ڈال دیتے ہین۔ تو اس مین ہمارے مصالح ہوتے ہین۔

اس کی مثال سنیئے! قرآن مجید مین ایک تعلیم ہے۔ یا ایہا المدثر۔ قم فانذر وربک فکبر اور پھر اخیر مین کہانے پینے کے احکام نازل فرمائے اور ارشاد کیا۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ تو اب پہلی تعلیم کو جو مقدم کیا اور دوسری کو موخر۔ تو خاص مصلحت سے ہے یعنی پہلے عقیدہ درست ہو جاوے پھر شریعت نازل ہو۔ دوسری مثال یہ ہے کہ بعض مذاہب ایسے ہین جو بالکل نسیاً منسیاً ہو گئے اور بعض ایسے جن کے اصول کچہہ تو موجود ہین۔ مگر بہت کچہہ تبدیل ہو گئے۔

پھر آیت کے معنے علاوہ کلام الٰہی کے مطلق نشان بھی ہین۔ مثلاً خزان مین درختون کے پتے مٹ جاتے ہین۔ پھر ان جیسے یا ان سے بہتر پیدا کرتے ہین

نفس نسخ کے متعلق بحث فضول ہے کیونکہ یہ ممکن ہے۔ اور ہم دیکھتے ہین۔ کہ کارخانہ ہستی مین ایسا ہوتا رہتا ہے۔ ہان یہ بات کہ قرآن مجید مین نسخ ہے یا نہین اس کے متعلق جہان تک میرا فہم ہے مین یہی کہونگا کہ آج تک کوئی ایسی آیت نظر نہین آئی۔ جو منسوخ اور موجود فی القرآن ہو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زبان سے بھی کوئی ایسا لفظ مروی نہین جس سے ایسی آیات کا موجود فی القرآن ہونا پایا جاتا ہو

الم تعلم ان اللہ لہ ملک السمٰوات والارض۔ فرمایا کہ اس نسخ (تغیر) کا سبب ہم نہین بلکہ تمہارے حالات مین تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ اس لیئے ہمین احکام مین تغیر کرنا پڑتا ہے۔

کما سئل موسیٰ من قبل۔ موسیٰ علیہ السلام سے کیا سوالات ہوئے ایک کا ذکر سورہ نساء پارہ ۶ کے پہلے رکوع مین ہے۔ جہان فرماتا ہے

فقالوا ارنا اللہ جھرۃً

حتّٰی یاتی اللہ بامرہٖ۔ اس وقت تک کہ اللہ حکومت تمہین دے تمہین چاہیئے کہ درگذر سے کام لو اور نماز سنوار کر پڑہتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ زکوٰۃ ہر ایک دے سکتا ہے۔ یہ بھی زکوٰۃ ہے کہ کوئی اپنے نفس کا تزکیہ کرے۔ پھر کسی کو نیک بات بتانا یہ بہی زکوٰۃ ہے۔ نیا لباس ملے تو پرانا کسی غریب کو دینا یہ بہی زکوٰۃ ہے۔ اور ایک وہ زکوٰۃ ہے جو مشہور ہے۔

قالوا لن یدخل الجنۃ۔ آدمی جب اکیلے بیٹھتے ہین تو دوسرون کی عیب چینی کرنے لگ جاتے ہین۔ اور پھر اپنے تیئن کچہہ سمجھنے لگتے ہین۔ یہان تک کہ دوسرون کی حقارت سما جاتی ہے اور کہتے ہین کہ ہم ہی جنت مین جائینگے۔ یہ صرف ہوائی باتین ہین۔

ھاتوا برھانکم۔ برہ کے معنے ہین قطع کے۔ اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل قاطع یا حجت نیرہ پیش کرو۔ اور برہن کے معنے ظاہر کیا کے ہین۔

۱۶۔ فروری ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۴)

یہ ایک عیب ہے کہ کوئی شخص دوسرے کی نسبت رنج پیدا کر لیتا ہے۔ اگر آدمی حد سے بڑھ جائے۔ تو یہ بھی ایک قسم کا جنون ہے۔ ایسا ہی نصاریٰ اور یہود مین رنج پیدا ہو گیا۔ کیونکہ یہودیون نے حضرت عیسیٰ کو حقارت سے دیکھا اور رنج کیا تہا اس لیئے نصاریٰ ان پر عیب جوئی کرتے ہین اور ایک دوسرے کو لاشئ یقین کرتے ہین وھم یتلون الکتاب۔ حالانکہ وہ کتاب پڑہتے ہین اور پڑہے ہوؤن کا یہ

حال ہے۔ ایسا ہی آجکل مولوی وہابی یا حنفی اور یا دوسرے متفرق الطریق لوگ دوسروں پر اس قدر فتوے لگاتے ہیں جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ سب پڑھے ہوئے۔ اب جاہلوں کی بات تو سمجھتے نہیں اب ان کو سمجھائے کون۔

فاللہ یحکم بینہم۔ یہ لوگ۔ جو مسجدوں سے منع کرتے ہیں آخر ذلیل ہونگے کامیابی کا منہ نہ دیکھیں گے۔

خائفین۔ خدا کا خوف دل میں رکھکر ادب و تعظیم و عاجزی سے آتے اور کسی کا نقار دل میں نہ ہوتا۔

فاینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ جدھر تم توجہ کروگے ادھر ہی خدا کی ہی توجہ ہوگی کیونکہ مشرق و مغرب اسی کا ہے۔

قالوا اتخذ اللہ ولداً۔ اتخاذ ولد کی تردید فرماتا ہے۔ ایک یہ فرماکر کہ سبحانہٗ۔ دوم لہٗ ما فی السموات والارض۔ سوم۔ کلٌّ لہٗ قانتون۔ چہارم بدیع السموات والارض۔ ششم۔ اذا قضیٰ امراً

قضیٰ۔ کے معنے ایک تو امر۔ دوم خلق۔ سوم اخبر۔ چوتھا فارغ ہوا۔ اس کی مثال فلما قضیٰ ولوا الیٰ قومہم منذرین۔

لولا یکلمنا اللہ۔ یعنے اللہ ہمیں کیوں الہام نہیں کرتا۔ اس کی مثال یہ ہے۔ جیسے کوئی جاہل جٹ کہے کہ بادشاہوں پیادوں کی معرفت احکام بھیجتا ہے۔ خود کیوں ہم سے مطالبہ نہیں کرتا۔

Digitized by Khilafat Library

۱۷۔ فروری سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۵)

الحمد شریف میں تین قوموں کا ذکر ہے۔ ایک انعمت علیہم کا ایک مغضوب علیہم کا اور ایک ضالین کا۔ قرآن کریم نے یہاں تک ان تینوں گروہوں کا رنگ برنگ میں ذکر کیا ہے۔

رکوع اول میں بتایا کہ انعمت علیہم کا دوسرا نام متقین ہے ان کو انعام ملتا ہے، اولئک ھم المفلحون۔ پھر مغضوب علیہم کا ذکر فرمایا ہے اور ان کا وعید بیان کیا ولہم عذاب عظیم۔ پھر ضالین کا ذکر کیا۔ اولئک الذین اشتروا الضلالۃ ان کی سزا ہے۔ فما ربحت تجارتہم رکوع سوم میں فرمایا ہے۔ کہ قرآن کریم پر عمل کرنے سے منعم علیہم بن جاؤگے اور اس کے خلاف کرنے کی سزا دوزخ کی آگ ہے۔ وقودھا الناس والحجارۃ۔ پھر ضالین کا ذکر فرمایا۔ کہ ما یضل بہٖ الا الفاسقین۔

رکوع چہارم میں ایک منعم علیہ (آدم) ایک مغضوب و ضال شیطان کا قصہ بیان کیا۔ پھر رکوع ۵ میں بنی اسرائیل کا ذکر شروع کیا اور انعمت علیہم سے ظاہر کر دیا کہ وہ ایک منعم علیہ قوم تھی۔ پھر قسم قسم کے انعامات کا جہاں پر ہوئے مذکور ہے اور ساتھ ہی ان اسباب کا ذکر فرماتا ہے۔ جن سے یہی منعم علیہ قوم مغضوب علیہ بنی از انجملہ گائے کی پرستش۔ موسیٰ کی فرمانبرداری چھوڑ کر زمیندارہ پسند کرنا۔ چھوٹے چھوٹے گناہوں کی پرواہ نہ کرنا۔ یہاں تک کہ کفر و قتل انبیاء تک نوبت ہو چکی۔

پھر سلیمان کے زمانہ میں امن و آسودگی میں بجائے شکر الٰہی کے بغاوت و عملیات و خفیہ کمیٹیوں کی طرف مائل ہونا۔ مسیح کا انکار۔ پھر اس رسول علیہ السلام کا انکار۔ اب اس رکوع ۱۵ میں یہ قصہ ختم ہوتا ہے۔

فرماتا ہے کہ او بہادر سپاہی کی اولاد۔ میں نے تمہیں ہمعصر لوگوں پر بہت سی بزرگیاں دیں۔ پر تم نے اس بزرگ کی شان کو قائم نہ رکھنا چاہا۔ تم اس دن سے ڈرو۔ جب کہ کوئی جی کسی کے کام نہ آئے گا۔ چنانچہ بنی قریظہ قتل ہوئے۔ سعد بن معاذ کو انہوں نے خیر خواہ سمجھا پر اس نے بھی ان کے خلاف ہی رائے دی۔ بنی نضیر کا تعلق عبد اللہ بن ابیّ سے تھا اس نے کہا بھی۔ ولئن قوتلتم لننصرنکم مگر موقع پر نہ کوئی سفارش کر سکا۔ اور نہ ہی نصرت دے سکا۔ یہ

ولا ہم ینصرون۔ کیسی عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ تیرہ سو [۱۳۰۰] برس گذر چکے۔ مگر لا ینصرون کا فتوےٰ ایسا اٹل فتوےٰ ہے۔ کہ اب تک کوئی قوم بنی اسرائیل کی ناصر دنیا میں نہیں۔ چپہ بھر کہیں ان کی سلطنت نہیں ہے۔ جس ملک میں جاتے ہیں ایسے اسباب مہیا ہو جاتے ہیں کہ ذلیل ہو کر نکلنا پڑتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سودخوار قوم ہے۔ جب لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کے پنجے سے چھٹکارہ نہیں ہو سکتا تو اپنے بادشاہوں کے پاس چغلیاں کھاتے ہیں اور پھر انہیں حکم ہوتا ہے۔ نکل جاؤ میں اکثر مخالفان اسلام کو چیلنج دیا کرتا ہوں کہ ایسی پیشگوئی کسی قوم کی نسبت کر دکھاؤ۔ راستبازوں سے مقابلہ کرنا بڑا خطرناک ہے۔

اذ ابتلیٰ ابراھیم ربہٗ۔ اب بنی اسرائیل کے بعد ایک اور سلسلہ کی طرف متوجہ ہوا ہے۔ وہ بھی انعمت علیہم تھے۔ منعم ہونے کے بعد ان میں سے بھی مغضوب و ضال ہو گئے۔

ابتلیٰ۔ عربی زبان میں کہتے ہیں کسی چیز کے ظاہر کر دینے کو۔ قرآن شریف میں یہ محاورہ ہے۔ یوم تبلی السرائر فما لہ من قوۃ ولا ناصر۔ ابلاہ اظہر رداء تہٗ وجودتہ۔ فلاں چیز کے ردی یا جید ہونے کو ظاہر کیا پس اللہ نے ابراہیم کو کچھ احکام دئے (کلمات کے یہی معنے ہیں) جو انہوں نے پورے کئے تو ان کا جید ہونا ظاہر ہو گیا۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیاتنا یوقنون۔ یعنے ہم امام اس وقت بناتے ہیں جب انسان احکام الٰہی پر ثابت قدم ہو جاوے اور ہماری آیات پر پورا یقین رکھے خیر جب ابراہیم کے جید ہونے کو ظاہر کر دیا۔ تو ارشاد ہوا۔

انی جاعلک للناس اماماً۔ میں تمہیں نمونہ اور مقتدا بنانے والا ہوں۔ آپ نے اپنی اولاد کے بارے میں دریافت کیا تو ارشاد ہوا کہ مشرک اس عہد کے لائق نہیں اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی قوم میں ایسے لوگ بھی ہونے والے تھے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)